حضرت عمر فاروقؓ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے

سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

حضرت عمر فاروق ؓ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت عمر فاروق ؓ کے ۱۰۰ واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 120/-

ملنے کا پتہ

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

انتساب

امام العصر، یگانہ زمانہ

ابو علی الحسن بصری رضی اللہ عنہ

کے نام

Marfat.com

پہلی اذاں سے گونج اٹھی کعبہ کی فضاء
ایماں لایا جب شہ والا گہر عمر
ہوتا عمر جو ہوتا نبی کوئی میرے بعد
اس قولِ مصطفیٰ ﷺ سے بھی ہے معتبر عمر
سب کارنامے زندہ جاوید اس کے ہیں
اسلام کا وقار و حشم سر بسر عمر

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
11	حرفِ آغاز	
13	مختصر حالات	
15	قبولِ اسلام کا واقعہ	۱۔
20	ابوجہل قبولِ اسلام کی خبر سن کر آگ بگولا ہو گیا	۲۔
21	خانہ کعبہ میں قبولِ اسلام کا اعلان فرمانا	۳۔
22	قبولِ اسلام کے بعد تبلیغ اسلام میں آسانی ہو گئی	۴۔
23	اعلانیہ ہجرت فرمائی	۵۔
25	اذان کی ابتداء آپ رضی اللہ عنہ کے خواب سے ہوئی	۶۔
27	عمر رضی اللہ عنہ کی مثال نوح اور موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے	۷۔
29	ہمارے مقتولین جنتی اور تمہارے مقتولین جہنمی ہیں	۸۔
31	صلح حدیبیہ میں بطورِ گواہ دستخط کئے	۹۔
33	غزوۂ حنین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا	۱۰۔
34	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت داری	۱۱۔
36	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری وصال	۱۲۔

Marfat.com

۱۳۔	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے بیعت کی	38
۱۴۔	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر کرنے کی سفارش	40
۱۵۔	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا	41
۱۶۔	عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے	43
۱۷۔	آپ رضی اللہ عنہ کا جنتی محل	44
۱۸۔	تدوین قرآن کا مشورہ	45
۱۹۔	کسی چیز کے لئے دست دراز نہ ہوں گا	47
۲۰۔	ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں	48
۲۱۔	بغض رکھنے والوں پر فرشتوں کی لعنت	50
۲۲۔	امت کی نجات کا ذریعہ	51
۲۳۔	خلیفہ مقرر کیا جانا	53
۲۴۔	خلافت کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی	54
۲۵۔	امر خلافت کا خوف	56
۲۶۔	خلیفہ اور بادشاہ کا فرق	57
۲۷۔	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لئے فکر مند ہونا	58
۲۸۔	بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا	59
۲۹۔	کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے	60
۳۰۔	زمین وقف کر دی	62
۳۱۔	خوف آخرت	63
۳۲۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دیا	65

Marfat.com

۳۳۔	خدمت خلق	66
۳۴۔	کاشانہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم رکھنا	68
۳۵۔	شان میں گستاخی کرنے والا بندر بن گیا	69
۳۶۔	حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی توقیر	70
۳۷۔	مال کی شرارت سے پناہِ خداوندی طلب کرنا	71
۳۸۔	بیت المال سے شہد لوگوں کی اجازت سے لیا	73
۳۹۔	بیت المال سے مال لینا گوارا نہ کیا	74
۴۰۔	اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت	75
۴۱۔	آپ رضی اللہ عنہ کی چادر سے آگ بجھ گئی	76
۴۲۔	حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو خبردار کرنا	77
۴۳۔	دریائے نیل کا پانی جاری ہو گیا	78
۴۴۔	اہل قبر سے گفتگو کرنا	79
۴۵۔	میں تیری پکار پر حاضر ہوں	80
۴۶۔	غیبی شیروں کا حفاظت فرمانا	82
۴۷۔	زلزلہ ختم ہو گیا	83
۴۸۔	بدبخت کا انجام	84
۴۹۔	جنگ قادسیہ میں لشکر اسلام کی فتح پر بہت خوش ہوئے	85
۵۰۔	بیت المقدس کی فتح اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اذان دینا	87
۵۱۔	ہرمزان کا قبولِ اسلام	89
۵۲۔	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی	91

Marfat.com

۵۳۔	بیت المال کا قیام	93
۵۴۔	بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جانا	95
۵۵۔	انصاف کا تقاضہ	96
۵۶۔	فیصلہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہے	97
۵۷۔	بیٹے پر شرعی حد خود نافذ فرمائی	98
۵۸۔	انصاف کو ملحوظ رکھتے تھے	99
۵۹۔	حق بات کا فیصلہ	100
۶۰۔	اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہے	101
۶۱۔	جواہرات بیت المال میں جمع کروا دیئے	103
۶۲۔	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تنبیہ فرمانا	104
۶۳۔	معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں	106
۶۴۔	لباس میں جا بجا پیوند ہوتے تھے	108
۶۵۔	عجز وانکساری	110
۶۶۔	مال کے خرچ کا خوف	111
۶۷۔	دو چیزیں کھانے میں جمع کرنے کی ممانعت	113
۶۸۔	غذا انتہائی سادہ تھی	114
۶۹۔	لباس کی سادگی	116
۷۰۔	دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز نہیں ہوتے تھے	117
۷۱۔	پاک دامن عورت کی مانند اس کا نکاح کرو	118
۷۲۔	جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرے اسے ظاہر نہ کرو	120

Marfat.com

۷۳۔ مہمان کی عزت افزائی	122
۷۴۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا احترام	123
۷۵۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمانا	124
۷۶۔ قافلے کی حفاظت فرمانا	125
۷۷۔ منافق کا سر قلم کر دیا	126
۷۸۔ عوام کا خادم	127
۷۹۔ یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا	129
۸۰۔ قحط سالی میں لوگوں کی مالی و اخلاقی معاونت فرمانا	131
۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹی	133
۸۲۔ خوف خداوندی	134
۸۳۔ لوگوں کے مابین عداوت کے خوف سے آنسو بہانا	135
۸۴۔ کاش میں ایک تنکا ہوتا	136
۸۵۔ جوانی سے نفع اٹھائیں اور بڑھاپے کا خیال نہ رکھیں	137
۸۶۔ آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں	138
۸۷۔ ایک نوجوان کی گریہ وزاری نے جگر جلا دیا	140
۸۸۔ کمبل کا لباس پہنا دیا	143
۸۹۔ اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! تم مجھے یوں ملامت نہ کرو	144
۹۰۔ اللہ اس وقت تک ذلیل نہیں کرتا جب تک برائی حد سے نہ گزرے	146
۹۱۔ قرض کی ادائیگی کی فکر	147
۹۲۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو مقدم رکھنا	148

Marfat.com

۹۳۔	میزبانی کا حق	149
۹۴۔	غرور کا علاج	151
۹۵۔	تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی	152
۹۶۔	ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید	153
۹۷۔	حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت	154
۹۸۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی خواہش	157
۹۹۔	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت	158
۱۰۰۔	امر خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں	159

O....O....O

Marfat.com

حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے جب ابتداء میں دین اسلام کی تبلیغ کی تو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پھر آپ ﷺ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو تقویت عطا فرمائی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی زندگی دین اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کر دی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کو احاطہ تحریر میں لانا ممکنات میں سے نہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔

عمر بن خطاب جب فاروق بن کر آ گیا
محفل کفر و شرک پر اِک سناٹا چھا گیا

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! عمر (رضی اللہ عنہ) کے

Marfat.com

اسلام لانے کی خوشیاں آسمان پر بھی منائی جا رہی ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رعب و دبدبہ سے شیطان بھی خائف تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے راستے سے دور ہو جاتا تھا اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عمر (رضی اللہ عنہ) جس راستہ پر چلتا ہے شیطان اس راستے سے دُور ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ محدث بھی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے محدث ہونے کے متعلق صحیحین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل جتنی بھی امتیں گزری ہیں ان میں محدث ہوئے ہیں اور میری امت کا محدث بلاشبہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

الغرض حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

Marfat.com

مختصر حالات

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ توانا جسم اور عمدہ صلاحیتوں سے مزین تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ علم الانساب کے ماہر تھے اور شعر و شاعری کا ذوق بھی رکھتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کی علمی قابلیت کی بناء پر زمانہ جاہلیت میں قریش اپنا سفیر مقرر کرتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ فن پہلوانی سے بھی بخوبی آگاہ تھے اور ماہر شمشیر زن اور ماہر نیزہ باز بھی تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے برس اسلام قبول کیا۔آپ رضی اللہ عنہ ہر مشکل وقت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور اپنی جان و مال کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کی۔آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خلیفہ بنے۔آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دین اسلام کی سرحدیں مشرق تا مغرب پھیل گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں پر فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہجری سال کا آغاز ہوا،

انتظامی امور کے لئے دفاتر کا قیام عمل میں آیا، بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا، مجلس شوریٰ قائم کی گئی، محکمہ پولیس کی بنیاد رکھی گئی، محکمہ فوج قائم کیا گیا، صدقہ کا مال خرچ کرنے کی ممانعت کی گئی، عوام الناس کی حالت سے آگاہی کے لئے رات کے وقت گشت کو معمول بنایا گیا، نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا طریقہ رائج ہوا، نمازِ تراویح باجماعت ادائیگی کو معمول بنایا گیا، تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول کی گئی، عدالتی نظام کا قیام عمل میں آیا، جیل خانے قائم کیے گئے، مساجد تعمیر کی گئیں، مدرسے قائم کیے گئے، محکمہ تعلیم کا قیام عمل میں آیا، نہری نظام جاری کیا گیا، فوجی چھاؤنیاں تعمیر کی گئیں، مقبوضہ ممالک کو صوبوں کا درجہ دیا گیا، اذانِ فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا گیا، مسافروں کے لئے مہمان خانے تعمیر کروائے گئے، فوجی دفاتر قائم کیے گئے، بیت المال سے غیر مسلموں کے وظیفے جاری کیے گئے، لاوارث بچوں کی پرورش کے لئے روزینوں کا اجراء کیا گیا، فوجی اصطبل کا قیام عمل میں آیا، غلہ کے لئے گودام تعمیر کیے گئے، عمال کی تقرریاں اوران کے محاسبہ کا قانون بنایا گیا، زمینوں کی پیمائش اوران کا ریکارڈ مرتب کیا گیا، دریائی پیداوار پر محصول لگایا گیا اور ایک ساتھ دی جانے والی طلاقوں کو طلاقِ بائن قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار کام تھے جن کی بناء پر آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کو منفرد حیثیت حاصل ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری کو زخمی ہوئے اور وصال یکم محرم الحرام ۲۴ ھ بروز ہفتہ ہوا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً تریسٹھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون کیا گیا۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضور نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا اس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً ستائیس برس تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب توحید کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ابتداء میں اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔

"الٰہی! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) یا عمر بن ہشام دونوں یا دونوں میں سے ایک کے ذریعے اسلام کی خدمت فرما۔"

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور انہوں نے اپنے قبولِ اسلام کو خاندان کے دیگر لوگوں اور آپ رضی اللہ عنہ سے چھپا رکھا تھا۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ایک اور شخص حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ نہایت سختی

Marfat.com

سے پیش آتے تھے۔ایک دن آپ رضی اللہ عنہ اسی کیفیت میں تلوار نیام سے نکالے جا رہے تھے راستہ میں حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا کیوں عمر (رضی اللہ عنہ)! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا میں آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کی غرض سے نکلا ہوں۔

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں تمہارا نفس دھوکہ دے رہا ہے، تم کیا سمجھتے ہو اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا تو بنی عبد مناف تمہیں چھوڑ دیں گے، تم زمین پر چلنے کے قابل نہیں رہو گے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے سے پہلے تم اپنے گھر کی خبر لو، تمہاری بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو راستہ بدل کر اپنی بہن کے گھر روانہ ہو گئے۔آپ رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی کے گھر اس وقت حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو انہیں سورۂ طٰہٰ کی تعلیم دے رہے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سن کر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو گھر کے ایک کونے میں چھپا دیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا تم لوگ ابھی کیا پڑھ رہے تھے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے کہا کچھ بھی نہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں، میں نے خود اپنے کانوں سے تم دونوں کو کچھ پڑھتے سنا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے تم دونوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہی اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب شوہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دھکا دے مارا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے جلال کی پرواہ کئے بغیر کہا۔

''ہاں! ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا سخت لہجہ اور بہن کا بہتا ہوا خون دیکھا تو شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے اچھا مجھے بھی وہ صفحات دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ میں تمہیں وہ پڑھ کر واپس کر دوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے کہا۔

''ان صفحات کو کوئی ناپاک شخص نہیں چھو سکتا اس کے لئے پہلے تمہیں غسل کرنا ہو گا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنی بہن اور بہنوئی سے ان اوراق کا مطالبہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے خود سورۂ طٰہٰ کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچیں:

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

''بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اس لئے تم میری عبادت کرو اور میری ہی یاد میں نماز پڑھا کرو۔''

Marfat.com

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے اور کہنے لگے کس قدر اچھا اور عظمت والا کلام ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بے اختیار پکار اٹھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ جو کہ گھر کے اندر چھپے ہوئے تھے انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات سنے تو باہر نکل آئے اور کہنے لگے عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ کی قسم! میں نے کل ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا فرماتے سنا تھا۔

''الٰہی! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اور عمر بن ہشام دونوں میں سے ایک کے ذریعے دین اسلام کو تقویت پہنچا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمالی اور دین اسلام کو تمہارے ذریعے تقویت پہنچائی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب پر رقت طاری ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے مجھے اسی وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوہِ صفا کے نواح میں دارِ ارقم میں موجود تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دارِ ارقم روانہ ہوگئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع پہنچائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

پاس موجود تھے انہوں نے جب آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا تو فرمایا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ) کو آنے دو اگر تو وہ بھلائی کے ارادے سے آیا ہے تو اس کے ساتھ بھلائی ہی ہوگی اور اگر وہ کسی برائی کے ارادے سے یہاں آیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس وقت دارِ ارقم میں داخل ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ کر فرمایا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ)! کیا ارادہ لے کر آئے ہو؟''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا جس سے کوہِ صفا کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

O....O....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲

ابو جہل قبولِ اسلام کی خبر سن کر آگ بگولا ہو گیا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ ابو جہل کے گھر تشریف لے گئے۔ ابو جہل نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہا اے بھانجے! کیسے آئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اگر اب تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ غلط کیا یا کہا تو مجھ سے برا کچھ نہ ہوگا۔''

ابو جہل نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو غصہ میں آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا تم اور تمہاری اطلاع دونوں ذلیل ہوں۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۳

خانہ کعبہ میں قبولِ اسلام کا اعلان فرمانا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب ہمارا دین برحق ہے اور مشرکین باطل ہیں تو پھر ہم اس دین کو پوشیدہ رکھ کر کیوں عبادت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ مجھے اجازت دیجئے، ربِ کعبہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اسلام قبول کرنے سے پہلے میں کفریہ مجالس میں بھی اعلانیہ شرکت کرتا تھا اب میں دین اسلام کی محافل کا بھی خوب چرچا کروں گا اور دیکھوں گا کہ کس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف گندی نظروں سے دیکھ سکے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جو مجھے جانتا ہے اسے خوب معلوم ہے اور جو مجھے نہیں جانتا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب ہوں۔ میں نے اسلام قبول کر لیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت اختیار کر لی ہے میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے اس دعوت کو قبول کرنے میں سستی دکھائی تو جلد میری تلوار تمہاری گردنوں پر ہو گی۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا وِرد جاری رکھا۔

Marfat.com

واقعہ نمبر ٤

قبولِ اسلام کے بعد تبلیغ اسلام میں آسانی ہوگئی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو اسلام کھل کر سامنے آگیا اور اس کی اعلانیہ دعوت دی جانے لگی۔ ہم خانہ کعبہ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھنا شروع ہو گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگے اور زیادتی کرنے والوں سے سختی سے پیش آنا شروع ہو گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی ادائیگی کے لئے خانہ کعبہ تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، بائیں جانب حضرت سیّدنا حمزہ، سامنے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور سب سے آگے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہرے میں خانہ کعبہ پہنچے اور نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خانہ کعبہ میں نماز کی ادائیگی کو دیکھ کر مشرکین مکہ آگ بگولا ہو گئے مگر حضرت سیّدنا حمزہ ور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے وہ کچھ نہ کر سکے۔

O....O....O

واقعہ نمبر ۵

اعلانیہ ہجرت فرمائی

حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اجازت دی گئی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واحد شخص تھے جنہوں نے اعلانیہ ہجرت کی تھی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں سوائے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ ہجرت سے پہلے خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور تلوار نیام سے نکال لی۔ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر سردارانِ قریش کے پاس گئے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

> ''تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اپنی شکل خراب کرانا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی ماں کو بے اولاد کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی اولاد کو یتیم کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی بیوی کو بیوہ کرنا چاہے اگر کسی کا ارادہ ہے تو وہ میرے مقابلے میں آئے۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریش کے تمام سردار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر گھبرا گئے اور کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روکتا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل قبا میں قیام کیا جہاں آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے وہ لوگ جو مسلمان ہو چکے تھے وہ آپ رضی اللہ عنہ سے آن ملے اور پھر آپ رضی اللہ عنہ ان سب کے ہمراہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ آمد کے بعد مہاجرین اور انصار میں اخوت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رشتہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے قائم کیا گیا جو کہ قبیلہ بنی سالم کے معزز رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔

O....O....O

Marfat.com

واقعہ نمبر ۶

اذان کی ابتداء آپ رضی اللہ عنہ کے خواب سے ہوئی

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے بعد اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ کوئی ایسی علامت مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو نماز کے وقت کا پتہ چل جائے چنانچہ ایک تجویز حضور نبی کریم ﷺ کو یہ دی گئی کہ نماز سے پہلے بگل بجایا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے اس طریقہ سے انکار کر دیا کیونکہ یہ طریقہ یہود کا تھا۔ ایک تجویز یہ دی گئی کہ آگ جلائی جائے جس سے پتہ چل جائے نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو بھی رد کر دیا کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ تھا۔ ایک تجویز یہ دی گئی کہ ناقوس بجا کر نماز کا اعلان کیا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ طریقہ بھی رد کر دیا کیونکہ ناقوس بجانے کا طریقہ عیسائیوں کی عبادت گاہوں میں رائج تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے خواب سے آگاہ کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گذشتہ رات خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ نماز کے لئے اذان کہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خواب کے بعد اپنے خواب کا ذکر کیا جس میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے دو سبز

Marfat.com

چادریں پہن رکھی تھیں اور اس نے اذان کے کلمات انہیں سکھائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو پسند کیا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اذان کے کلمات حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائیں۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اذان کے کلمات سیکھنے کے بعد پہلی مرتبہ اذان دی اور یوں نماز سے پہلے باقاعدہ اذان دینے کا طریقہ رائج ہوا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اذان کی آواز سن کر حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! یہ وہی کلمات ہیں جو مجھے خواب میں سنائی دیئے تھے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے کلمات کی تصدیق کی۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''مجھے وحی کے ذریعے پہلے ہی یہ کلمات بتا دیئے گئے تھے مگر میں اس کی تصدیق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چاہتا تھا۔''

O.....O.....O

Marfat.com

واقعہ نمبر ۷

عمر رضی اللہ عنہ کی مثال نوح اور موسیٰ علیہم السلام کی سی ہے

حق و باطل کی اس لڑائی میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں رہا۔ جنگ بدر کی تمام تر جنگی حکمت عملی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشوروں سے طے کی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرفتار شدہ مشرکین کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین سے مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لوگوں کی ہے میری رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں اور جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد ملے اور ہم فوجی مصارف کو بھی پورا کرسکیں۔“

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں اپنی رائے یوں دی۔

”اللہ کی قسم! میری رائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی نہیں۔ میری رائے میں ہر ایک کا سر قلم کر دینا چاہئے تاکہ کفارِ مکہ جان جائیں ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں

Marfat.com

اس طرح وہ ہماری سختی دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خیمے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ بعض کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ جو میری بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔ اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو تیرا اختیار ہے کہ تو غالب و حکیم ہے اور اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے اور عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں ان کے مال تباہ کر دے ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر متعدد کفار فدیہ لے کر آزاد کر دیئے۔

O.....O.....O

Marfat.com

واقعہ نمبر ۸

ہمارے مقتولین جنتی اور تمہارے مقتولین جہنمی ہیں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ جب احد پہاڑ کی جانب تعینات دستہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس جگہ چھوڑ دی اور خالد بن ولید نے پشت سے حملہ کر کے مسلمانوں کی کمر توڑ دی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور کفار کے قتال میں اور زیادہ جوش سے مشغول ہو گئے۔ اس دوران جب خبر ملی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے۔ اس دوران ابوسفیان نے اونچی آواز میں کہا اے گروہِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر بعد کوئی جواب نہ پا کر ابوسفیان نے پھر اونچی آواز میں پکارا اے گروہِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا تم میں ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں؟ اس مرتبہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ ابوسفیان کچھ دیر بعد پھر چلایا ضرور یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہرزہ رسائی سن کر پکارا۔

Marfat.com

''اے دشمن خدا! ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔

ابوسفیان نے یہ سن کر پکارا ہبل بلند ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے پکارا۔

''اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔''

ابوسفیان نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر کہا کہ معرکہ احد، معرکہ بدر کے برابر ہوگئی یعنی ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر پکارا۔

''نہیں ابوسفیان! یہ برابری نہیں کیونکہ ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔''

ابوسفیان نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھوڑا دوڑاتے ہوئے بھاگ گئے۔

Marfat.com

واقعہ نمبر ۹

صلح حدیبیہ میں بطورِ گواہ دستخط کئے

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی نہیں؟''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

''کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ذلت کیوں گوارا کی؟''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا وہ میری مدد ضرور فرمائے گا۔''

Marfat.com

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرماتے ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''انشاء اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ)! یاد رکھو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن پکڑے رکھو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں۔''

معاہدہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بطورِ گواہ دستخط کیے۔

O.....O.....O

Marfat.com

واقعہ نمبر ۱۰

غزوۂ حنین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم وادیٔ حنین کی جانب روانہ ہوئے اور دشمن جو پہلے سے ہی وادی کی گھاٹیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہم شکست کھا کر یوں بکھرے کہ واپس پلٹتے نہیں تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے پکارا کہ کہاں جاتے ہو میری جانب آؤ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد (ﷺ) بن عبداللہ ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اس پکار کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ہر کوئی بھاگے جا رہا تھا۔ اس موقع پر مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگ اور آپ ﷺ کے خاندان کے افراد کے علاوہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم ثابت قدم رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے خاندان کے افراد میں سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا عباس، حضرت سیّدنا فضل بن عباس، حضرت اسامہ بن زید، حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، رشتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب میری بہن ام حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بیوہ ہوئیں تو والد بزرگوار حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کر دوں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں غور کرنے دو۔ جب کچھ دن گزرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اگر وہ چاہیں تو میں ان کا نکاح اپنی بیٹی حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کروا دوں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتے ہوئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ)! تم فکرمند نہ ہو حفصہ (رضی اللہ عنہا)، عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بہتر آدمی سے نکاح کرے گی اور عثمان (رضی اللہ عنہ)، حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے بہتر عورت سے نکاح کرے گا۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد میری بہن کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہو گیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کرنے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میرے سامنے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا تھا جس کی وجہ سے میں نے تمہیں انکار کر دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کا راز افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے تمہیں اس بارے میں نہ بتایا جب تک ام حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے نہ ہو گیا۔ اگر حضور نبی کریم ﷺ ام حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کرتے تو پھر میں ضرور ان سے نکاح کر لیتا۔

O....O....O

قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہوگئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزرج میں

Marfat.com

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔"

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

"اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔"

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ آیت سنی تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۲

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے بیعت کی

مدینہ منورہ میں منافقین کا ایک گروہ جو بظاہر مسلمان تھا مگر حقیقت میں دین اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھا اور اسلام دشمنی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا اس گروہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جانشینی کا فتنہ کھڑا کر دیا۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار جمع ہو گئے اور انہوں نے جانشینی کا دعویٰ کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو ہمراہ لیا اور وہاں پہنچے۔

دورانِ گفتگو انصار نے مطالبہ کیا کہ ایک امیر ہمارا ہوگا اور ایک تمہارا ہوگا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معاملہ فہم تھے اور آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ یہی مطالبہ مہاجرین بھی کر سکتے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک وقت میں دو امیر ہوں اس طرح امور میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس سے فتنہ و فساد شروع ہو جائے گا اور سنتیں ترک ہو جائیں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تجویز دی امراء ہماری جماعت میں سے ہوں گے اور وزراء تمہاری جماعت میں سے ہوں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ذیل کا خطبہ دیا:

Marfat.com

''ہمیں تمہارے فضائل و مناقب سے ہرگز انکار نہیں ہے لیکن قریش اور عرب کے دیگر قبائل کبھی تمہاری خلافت کو تسلیم نہیں کریں گے پھر مہاجرین اسلام میں سبقت لے جانے والے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاندانی تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں یہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اور ابوعبیدہ (رضی اللہ عنہ) موجود ہیں تم ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرلو۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہیں ہے اور آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح جانشین ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہ کو عزیز رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ساتھ ہی تمام مخلوق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کے لئے ٹوٹ پڑی۔ پھر دوسرے دن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عام بیعت ہوئی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوہ افروز ہوئے۔

O___O___O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۴

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر کرنے کی سفارش

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد کسی قسم کا کوئی وظیفہ یا تنخواہ نہ لیتے تھے بلکہ خلیفہ بننے سے قبل کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اپنی گزر بسر کے لئے اسی پیشے کو اختیار کئے رکھا اور ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کپڑا کندھے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جارہے تھے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جارہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بازار تجارت کے لئے جارہا ہوں تاکہ اپنے اہل وعیال کے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے معاملات کے نگہبان ہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے مقرر فرمالیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر لوگوں کے معاملات احسن انداز میں نبٹا سکیں پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین کی مشاورت سے آپ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کردیا گیا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۵

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرمادیا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پشیمانی کی حالت میں آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہوگیا اور میں نے ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ بعد میں جب ان سے معافی مانگی تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

''الٰہی! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ادا کیا۔

کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے جھوٹا بتایا یہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی کیا اب تم میرے لئے میرے ساتھی کو نہ چھوڑو گے؟''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ کلام سنا تو رو دیئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فوراً معاف فرما دیا۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۶

عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اس نوجوان نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بڑا ہی نیک شخص ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے پیچھے گیا اور اس سے کہا کہ وہ میرے حق میں دعائے خیر کرے۔ اس نوجوان نے کہا آپ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل رہی ہے میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کیسے دعا کر سکتا ہوں؟

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تمہارے بارے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابھی کہا ہے کہ یہ شخص بڑا نیک ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۷

آپ رضی اللہ عنہ کا جنتی محل

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں اپنے خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خواب کی حالت میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے باہر وضو کر رہی ہے، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ محل عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی اس لئے میں وہیں سے لوٹ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو رو پڑے اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ سے غیرت کروں گا؟''

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۸

تدوین قرآن کا مشورہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو میرے پاس بھیجا۔ قاصد نے پیغام دیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے دوران بے شمار حفاظ کرام شہید ہو گئے ہیں اور اگر اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ان کا مشورہ ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں وہ کام ہرگز نہ کروں گا جو میرے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کشادہ کیا اور ان کی رائے بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی ہو گئی۔ اس لئے انہوں نے آپ (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے ذمہ لگایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جوان ہیں اور کاتب وحی بھی ہیں اس لئے قرآن مجید کو جمع کریں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ یہ کارِ خیر ہے اور تم

Marfat.com

اسے انجام دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی میری رائے بھی آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی کر دی اور میں نے کھجور کے پتوں، شانہ کی چوڑی ہڈیوں، چمڑے کے اوراق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید کو اکٹھا کیا اور ایک صحیفہ کی صورت میں مرتب کیا۔ یہ صحیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وہ نسخہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہوں نے اس کی مختلف نقول کروا کر انہیں مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۹

کسی چیز کے لئے دست دراز نہ ہوں گا

حضرت عطار بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ عطیہ بھیجا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے مال کو واپس کیوں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہ لیں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات میں نے سوال کرنے کو کہی تھی لیکن جو کچھ بلا سوال کے ملے وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میری جان ہے میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور جب کبھی کوئی چیز میرے پاس بغیر مانگے آئے گی میں اسے ضرور لے لوں گا۔

O___O____O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۰

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بوڑھی نابینا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بوڑھی نابینا عورت اس قدر کمزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کرسکتی تھی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس بوڑھی نابینا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ وہ جا کر اس بوڑھی نابینا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس بڑھیا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی ہوئی تھی، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی نابینا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے۔ پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نابینا بڑھیا کی بات سننے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اگلے روز علی الصبح آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون شخص ہے جو اس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اگلے روز نمازِ فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے جا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ

نے ارادہ کیا کہ اب میں اگلے روز نمازِ فجر سے بھی پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟

اگلے روز حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نمازِ فجر سے قبل اس نابینا بڑھیا کے گھر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھرا اور پھر اس نابینا بڑھیا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔

''اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں۔''

O....O....O

قصہ نمبر ۲۱

بغض رکھنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''پہلے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو اس شخص کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے۔''

○......○......○

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۲

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

''اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا نہیں کیا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

Marfat.com

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

''امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم ﷺ سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کر دیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا ذریعہ ہے۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۳

خلیفہ مقرر کیا جانا

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔

O___O___O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۴

خلافت کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔''

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

> ''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے اِنہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۵

امر خلافت کا خوف

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے سانس لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں ہٹ گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کا یہ سانس کسی شر کے خوف سے نکلا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! شر کی وجہ سے، میں نہیں جانتا کہ کس طرح اپنے بعد اس امر (خلافت) کس کے سپرد کر کے جاؤں۔ پھر فرمایا شاید تم اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتے ہو؟ میں نے کہا بیشک وہ اپنی سبقت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے اس کے اہل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک وہ ایسے ہی ہیں لیکن وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان میں مزاح کی عادت ہے، یہ امر اس کے لئے ہے جو قوی ہو مگر اس میں اکڑ نہ ہو، نرم ہو مگر اس میں کمزوری نہ ہو، سخی ہو مگر فضول خرچ نہ ہو، مال روکنے والا ہو مگر بخیل نہ ہو۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ تمام اوصاف بیک وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں موجود تھے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۶

خلیفہ اور بادشاہ کا فرق

حضرت سفیان بن ابی عوجا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نہیں جانتا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ محفل میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ امیر المومنین! خلیفہ اور بادشاہ میں بہت فرق ہے، خلیفہ بجز حق کے کچھ نہیں لیتا اور جو کچھ لیتا ہے اسے سوائے حق کے کہیں خرچ نہیں کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ الحمد للہ خلیفہ ہیں، بادشاہ تو عوام پر ظلم ڈھاتے ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا اگر آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی زمین سے ایک درہم یا اس سے کم وبیش وصول کیا پھر اس کو غیر حق میں استعمال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۷

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لئے فکر مند ہونا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام میں طاعون کی وبا کے متعلق سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے تمہاری کچھ ضرورت درپیش ہے اس لئے تم میرا خط ملتے ہی فوراً واپس چلے آؤ۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب خط پڑھا تو جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی ضرورت سمجھ چکا ہوں اس وقت میں اپنے لشکر میں موجود ہوں اور میں خود کو لشکر پر ترجیح نہیں دینا چاہتا، آپ رضی اللہ عنہ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں۔ میرا خط آپ رضی اللہ عنہ کو ملے تو میری معذرت قبول فرمالیں اور مجھے میرے لشکر میں رہنے دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب خط ملا تو آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے۔ حاضرین محفل نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! گویا کہ وہ قریب ہی ہیں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۸

بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بنی اسدی کو کسی عمل پر عامل بنایا۔ وہ اسدی آیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے عہد لینے لگے کہ اس دوران ایک بچہ آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو گود میں اٹھا لیا اور اس کا بوسہ لیا۔ اس اسدی نے یہ دیکھ کر کہا امیر المومنین! اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی بچے کا بوسہ نہیں لیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اسدی کی بات سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم تو لوگوں میں سب سے زیادہ قلیل الرحم ہے اس لئے میں تجھے اپنا دیا ہوا عہدہ واپس لیتا ہوں۔

O___O___O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۹

کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

''اے بریدہ (رضی اللہ عنہ)! جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟''

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں باہر آیا اور آکر آپ رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا کہ قریش کی ایک جاریہ ہے جس کی ماں بیچی جا رہی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مہاجرین اور انصار کو بلایا۔ کچھ ہی دیر میں تمام لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کے بعد فرمایا۔

''اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے جو چیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں قطع رحم کا بھی ذکر ہے۔''

لوگوں نے کہا ہمیں علم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ محمد کی آیت تلاوت فرمائی جس کا مفہوم ہے کہ

''اگر تم کنارہ کش ہو گے تو یہ احتمال ہے کہ تم دنیا میں فساد مچاؤ

گے اور قطع تعلقی کرو گے۔"

پھر فرمایا۔

"اس سے بڑھ کر کوئی قطع رحمی نہیں کہ ایک آدمی کی ماں تم میں سے بیچی جا رہی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو بہت وسعت دے رکھی ہے۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ جاری کر دیا کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے گی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۳۰

زمین وقف کر دی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے فتح ہونے کے بعد والد بزرگوار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک قطعہ زمین ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے زمین کا ایک قطعہ ملا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے مالک رہو اور اس کے منافع کو صدقہ کر دو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے گی، نہ ہبہ کی جائے گی اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے، اس زمین کے والی پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ اس میں شرعی لحاظ کے مطابق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے اور اس سے دولت حاصل کرنے کی نیت نہ کرے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۱

خوفِ آخرت

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ رات کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک جگہ سے ہوا جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان بچوں کی ماں سے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا یہ بھوک سے روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو اس ہانڈی میں کیا ہے جو تو نے چولہے پر چڑھا رکھی ہے؟ اس عورت نے کہا گھر میں پکانے کو کچھ نہیں اور میں نے بچوں کو تسلی دینے کی خاطر ہانڈی میں پانی ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا رکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس عورت کی بات سن کر رو دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت دارِ صدقہ میں گئے اور وہاں سے آٹا، گھی، کھانے کا سامان، کھجوریں، کپڑے اور درہم ایک تھیلے میں ڈالے اور مجھ سے کہا کہ اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! یہ تھیلا مجھ پر لاد دو۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ یہ تھیلا میرے کندھے پر رکھ دیں میں اس تھیلے کو اس عورت کے گھر پہنچا دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے میں ہی لے کر جاؤں گا کیونکہ اس عورت کے متعلق آخرت میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وہ تھیلا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر لاد دیا اور وہ اس تھیلے کو لے کر اس عورت کے گھر چلے گئے۔ آپ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے گھر جانے کے بعد وہ سامان اتارا اور اپنے ہاتھوں سے خود کھانا تیار کر کے اس عورت کے بچوں کو کھلایا۔ جب ان بچوں کا پیٹ بھر گیا تو آپ رضی اللہ عنہ اس عورت کے مکان سے نکلے اور اس عورت کے مکان کے باہر یوں بیٹھ گئے جیسے کوئی درندہ بیٹھتا ہے۔ اس دوران میں آپ رضی اللہ عنہ سے بات کرنے میں خوف محسوس کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس عورت کے مکان کے باہر بیٹھے رہے یہاں تک کہ اس عورت کے بچے ہنسنے کھیلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! تجھے پتہ ہے میں اس عورت کے مکان کے باہر کیوں بیٹھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جب پہلے دیکھا تو یہ بچے رو رہے تھے اور اب جب میں نے انہیں کھانا کھلا دیا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اس وقت تک اس مکان سے نہ جاؤں گا جب تک میں ان بچوں کو ہنستا ہوا نہ دیکھ لوں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دیا

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ وہ صبح ان کے پاس آئیں۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا آئیں تو حضرت عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص رضی اللہ عنہا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دو یمنی چادریں منگوائیں جس میں سے قیمتی چادر انہوں نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور کم درجہ چادر حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو دی۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اسلام لانے میں عاتکہ (رضی اللہ عنہا) سے جلدی کی اور میں تمہاری چچیری بہن بھی ہوں، تم نے میرے پاس آدمی بھیجا جبکہ عاتکہ (رضی اللہ عنہا) تمہارے پاس خود چل کر آئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ چادر میں نے تمہارے لئے ہی رکھی تھی لیکن جب تم دونوں جمع ہو گئیں تو مجھے یاد آیا حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا تمہاری نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں اس لئے میں نے اپنی قرابت پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دیا۔

O---O---O

قصہ نمبر ۳۲

خدمت خلق

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ بازار میں ایک نوجوان عورت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملی۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا امیر المومنین! میرا شوہر وفات پاچکا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے، خدا کی قسم! مجھے ان کے لئے بکری کے پائے تک پکانے کو میسر نہیں، نہ ہی ان کے لئے کھیتی باڑی کرنے کو کوئی زمین ہے، ان کے لئے دودھ کا جانور نہیں، مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اس قحط کا شکار نہ ہو جائیں، میں حفاف رضی اللہ عنہ بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے باپ صلح حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ قریب کا ہی نسب نکل آیا اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنے اونٹ پر دو بڑے بڑے تھیلے کھانے سے بھرے لادے اور ان دونوں کے بیچ میں سامانِ خرچ اور کپڑا رکھا۔ پھر اس عورت کی جانب گئے اور اس اونٹ کی نکیل اس کے ہاتھ میں پکڑا دی اور فرمایا کہ

”اسے لے لو اور اسے کھینچ کر لے جاؤ یہاں تک کہ اللہ پاک اور مال عطا فرمائے گا۔“

Marfat.com

ایک آدمی نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بہت دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اللہ تیری ماں گم کرے اس کا باپ حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، اللہ کی قسم میں نے اس کے بھائی اور باپ کو دیکھا ہے جنہوں نے ایک عرصہ تک قلعہ کا محاصرہ کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی اور ہمارے حصے بہت سا مالِ غنیمت آیا۔"

O___O___O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۴

کاشانہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقدم رکھنا

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے دو چادریں آئیں۔ لوگوں نے وہ چادریں آپ رضی اللہ عنہ کو پہنا دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ چادریں پہن کر منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دوران دیکھا کہ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور ان کے کندھوں پر اس وقت کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات پر رونا آ رہا ہے کہ میرے پاس دو چادریں ہیں جبکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس ایک بھی چادر نہیں۔ میرے پاس جو چادریں ہیں وہ ان کے لئے بڑی ہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یمن خط لکھا اور دو چادریں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے لئے منگوائیں۔ جب دونوں چادریں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے خود حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس جا کر انہیں وہ دونوں چادریں پہنائیں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۵

شان میں گستاخی کرنے والا بندر بن گیا

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم تین لوگ یمن کی جانب روانہ ہوئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی۔ ہم نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ جب ہم لوگ یمن کے نزدیک پہنچے اور ہم نے نمازِ فجر کے لئے اسے بیدار کیا تو اس نے کہا کہ اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ فرمارہے تھے۔

''اے فاسق! اللہ نے تجھے ذلیل وخوار کیا اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی تیرا چہرہ مسخ ہو جائے گا۔''

امام مستغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد اس کی شکل بدل گئی اور بالکل بندروں جیسی ہوگئی۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۶

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی توقیر

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المال میں لوگوں کو مال تقسیم کر رہے تھے کہ کچھ مال بچ گیا۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام کے چچا زندہ ہوتے تو کیا تم لوگ ان کی عزت نہ کرتے؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین نے بیک زبان ہو کر کہا ہاں ہم ان کی عزت کرتے۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو کیا میں تمہارے نزدیک اس بچے ہوئے مال کا زیادہ حق دار نہیں کیونکہ میں حضور نبی کریم ﷺ کا چچا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ بچا ہوا مال حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۷

مال کی شرارت سے پناہِ خداوندی طلب کرنا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین! ہمارے پاس جلولا کے زیوروں میں سے کچھ زیور آئے ہیں اور ان میں چاندی کا ایک برتن بھی ہے اگر آپ رضی اللہ عنہ کو کسی دن فرصت ہو تو انہیں آ کر دیکھ لیجئے گا اور اس کے بارے میں جو چاہیں ہم حکم دیجئے گا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو مجھے اطلاع دے دینا چنانچہ ایک دن حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھا تو کہا کہ آج میں آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھ رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! تم میرے لئے چمڑے کا بستر بچھاؤ میں آ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ بیت المال تشریف لے گئے اور مال کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں فرمایا ہے، اکثر لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی ہوتی ہے (مثلاً) عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے، سونے چاندی کے ڈھیر ہوئے، نمبر لگے ہوئے گھوڑے، مویشی ہوئے، زراعت ہوئی، یہ سب چیزیں دنیوی استعمال کی ہیں اور انجام کار کی خوبی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“

Marfat.com

پھر فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ سورۂ الحدید میں ارشاد فرماتا ہے جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو چیز تم کو عطا کی جائے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا الٰہی! تو ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو اسے حق میں خرچ کریں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی شرارت سے۔

راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) آ گئے، انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک انگوٹھی مجھے ہبہ کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی ماں کے پاس جاوہ تجھے ستو پلائے۔

راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو کچھ نہ دیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۸

بیت المال سے شہد لوگوں کی اجازت سے لیا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن منبر پر تشریف لائے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت ناساز تھی اور حکیم نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہد تجویز کیا تھا۔ اس وقت بیت المال میں شہد کی ایک کپی موجود تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجھے اجازت دو تو میں اسے لے لوں ورنہ وہ میرے لئے حرام ہے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی جس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے شہد کی وہ کپی حاصل کی۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۹

بیت المال سے مال لینا گوارا نہ کیا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تجارت کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اکثر و بیشتر اپنا تجارتی سامان کسی تجارتی قافلے کے ہاتھ بھیجا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے ملک شام اپنا تجارتی سامان بھیجنے کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے چار ہزار دینار بطورِ قرض لینے کے لئے ان کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا کہ انہیں کہو کہ وہ بیت المال سے قرضہ لے لیں اور بعد میں بیت المال کو لوٹا دیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ قول گراں گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ بات کہی تھی۔ پس اگر میں اس مال کے لوٹانے سے پہلے مر جاتا تو تم لوگ کہتے کہ امیر المومنین نے مال لیا تھا اور میں اس مال کے عوض قیامت کے روز پکڑا جاتا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں وہ مال تم سے لیتا کیونکہ اگر میں مر بھی جاتا تو تم وہ مال میرے سے وصول کر لیتے۔

O----O----O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۰

اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کو ہر ماہ میں ایک مرتبہ تقسیم کر دیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر جمعہ تقسیم کیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر دن میں ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو۔ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیت المال میں سے کچھ مال کو باقی بھی رہنے دیں تا کہ بوقت ضرورت کام آ سکے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امر کی دلیل کی تلقین کی اور اس امر کی شرارت سے مجھے بچا لیا۔ میں اس کے لئے اسی طرح تیاری کروں گا جس طرح مجھ سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۱

آپ رضی اللہ عنہ کی چادر سے آگ بجھ گئی

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پہاڑ کے غار سے آگ نمودار ہوگئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس کی متعدد چیزوں کو جلا کر راکھ کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر دے کر فرمایا کہ تم میری یہ چادر لے جاؤ اور اس آگ کو دکھاؤ۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے وہ چادر لے جا کر اس آگ کو دکھائی تو وہ آگ پھیلنا بند ہوگئی اور کچھ دیر کے بعد بجھ گئی۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۲

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو خبردار کرنا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک لشکر نہاوند پر حملہ آور ہوا۔ اس لشکر کے سپہ سالار حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نہاوند میں دشمن فوج سے لڑائی میں مصروف تھے کہ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی جو آپ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ اے ساریہ (رضی اللہ عنہ)! پہاڑ کی طرف پیٹھ پھیرلو۔

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ پہلے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر حیران ہوئے کہ وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں لیکن جب انہوں نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب پھیری تو وہاں سے دشمن فوج کے ایک لشکر کو حملہ کے لئے تیار کھڑا دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو اس جانب متوجہ کیا اور یوں دشمن افواج ایک گھمسان کے رن کے بعد پسپا ہوگئیں۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۳

دریائے نیل کا پانی جاری ہو گیا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا۔ مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا جبکہ مصر کی زیادہ تر کاشت کا دارومدار دریائے نیل کے پانی پر ہے۔ یہاں کے دستور کے مطابق اگر دریا میں زندہ لڑکی دفن کی جائے تو دریا جاری ہو جاتا ہے۔ اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاصد کے ہاتھ ایک رقعہ دے کر بھیجا جس میں تحریر تھا کہ اے دریائے نیل! اگر تو خود بخود چلتا ہے تو ہمیں تیری ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ عزوجل کے حکم سے چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر سے جاری ہو جا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حکم دیا کہ وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہے کہ وہ یہ خط دریائے نیل میں دفن کر دیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے وہ خط دریائے نیل میں دفن کر دیا۔ خط دفن کرتے ہی دریائے نیل پھر جاری ہو گیا اور اس کے بعد آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ٤٤

اہل قبر سے گفتگو کرنا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایک صالح نوجوان کی قبر سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قبر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے فلاں! اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔"

اس نوجوان نے قبر میں سے جواب دیا۔

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مجھے دونوں جنتیں عطا فرما دیں۔"

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۵

میں تیری پکار پر حاضر ہوں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رومی افواج کے خلاف لڑائی کے لئے لشکر بھیجا۔ لشکر بھیجنے کے کچھ دنوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے با آواز بلند کہنا شروع کر دیا۔

''اے شخص میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔''

لوگ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت پر حیران و پریشان تھے کہ انہیں وہ شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ جس کی فریاد کے پکار میں آپ رضی اللہ عنہ جواب دے رہے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد جب لشکر واپس آیا تو لشکر کے سپہ سالار نے اپنی فتوحات کے واقعات آپ رضی اللہ عنہ کو سنانے شروع کر دیئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالار سے دریافت کیا کہ فلاں سپاہی کا کیا حال ہے جو مجھے پکار رہا تھا۔ سپہ سالار نے بتایا کہ اس نے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا چاہا۔ میں نے دریا کی گہرائی دیکھنے کے لئے اس سپاہی کو دریا میں اتروایا۔ چونکہ موسم بہت سرد تھا اور زوردار ہوائیں چل رہی تھیں اس لئے اس کو سردی لگ گئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کو با آوازِ بلند پکارنے لگا۔ پھر اس کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالار کو غصیلے لہجے میں فرمایا کہ

Marfat.com

"تمہیں اسے ایسا حکم نہیں دینا چاہئے تھا اب تمہاری وجہ سے وہ شہید ہوا ہے اس لئے اس کے وارثوں کو خون بہا تم ادا کرو گے اور خبردار آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا۔"

لوگ اس سپہ سالار کی زبان سے کہ اس کے ایک سپاہی نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پکارا تھا، ساری بات سمجھ گئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کس سے فرما رہے تھے کہ میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ٤٦

غیبی شیروں کا حفاظت فرمانا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے شاہِ روم نے اپنا ایک کارندہ بھیجا۔ وہ کارندہ جب مدینہ منورہ آیا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ شہر سے باہر کھجوروں کے باغ میں قیلولہ فرما رہے ہیں۔ وہ کارندہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور نیام سے تلوار نکال کر آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا اچانک اس کی جانب دو شیر منہ پھاڑے چنگاڑتے ہوئے آتے بڑھے جس سے وہ ڈر کر چیخنے چلانے لگا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر بیدار ہو گئے اور اس سے چیخنے چلانے کی وجہ دریافت کی۔ اس شخص نے سارا ماجرا آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے معافی کا طلبگار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معافی کر دیا اور اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر اسلام قبول کر لیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٤٧

زلزلہ ختم ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں شدید زلزلہ آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زمین پر اپنا درہ مارتے ہوئے با آواز بلند فرمایا۔

"اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں تیرے اوپر عدل سے کام نہیں لیتا؟"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا تھا کہ زمین ساکن ہو گئی اور زلزلہ ختم ہو گیا۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۸

بد بخت کا انجام

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات مدینہ منورہ کے نواح میں ایک نوجوان سے ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے نہایت گستاخانہ انداز میں کہا: میرا نام جمرہ (چنگاری) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرے باپ کا نام شہاب (شعلہ) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ اس نے کہا میرا تعلق حرقہ (آگ) سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم رہتے کہاں ہو؟ اس نے کہا میرا گھر حرہ (گرمی) میں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بے ہودہ جوابات سننے کے بعد فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں کا پتہ کرو وہ یقیناً جل کر مر گئے ہوں گے چنانچہ جب وہ بد بخت اپنے گھر گیا تو اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور اس کے گھر والے سب جل کر مر چکے تھے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۹

جنگ قادسیہ میں لشکر اسلام کی فتح پر بہت خوش ہوئے

قادسیہ کے مقام پر جب حق و باطل کا معرکہ شروع ہوا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ مدینہ منورہ سے باہر نکل جاتے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے قاصد کا انتظار کرتے۔ جنگ میں فتح ہوتے ہی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیز رفتار گھوڑ سوار کو فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جس گھڑ سوار کو مدینہ منورہ روانہ کیا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ناواقف تھا۔

گھڑ سوار جس وقت مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہیں پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے کسی قاصد کی آمد کی انتظار کر رہے تھے جو انہیں جنگ کی صورتحال سے آگاہ کرتا۔ جس وقت وہ گھڑ سوار دھول اڑاتا ہوا مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ اس نے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جواب دیا کہ اسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے گھوڑے کے ساتھ دوڑتے ہوئے

پوچھا کہ سعد (رضی اللہ عنہ) نے کیا پیغام بھیجا ہے؟ اس گھڑ سوار نے کہا کہ لشکر اسلام کو فتح ہو گئی اور ایرانی فوج شکست کھا کر میدانِ جنگ سے بھاگ گئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل اس گھڑ سوار کے ساتھ بھاگ رہے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس گھڑ سوار کے ساتھ شہر کی حدود میں داخل ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کہہ کر مخاطب کیا۔

اس گھڑ سوار نے جب لوگوں کی زبانی سنا تو گھوڑے سے اتر آیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معافی کا طلب گار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم مجھے معرکہ کی تفصیل بتاؤ۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ قادسیہ کے میدان میں مسلمانوں کی فتح سے بے حد خوش تھے کیونکہ یہ کامیابی مسلمانوں کو تین زبردست خونی معرکوں کے بعد ملی تھی۔ جنگ قادسیہ کو عربی زبان میں ''یوم العماس'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۰

بیت المقدس کی فتح اور

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اذان دینا

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام نے بیت المقدس پر چڑھائی کی تو عیسائیوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ امن امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آ کر خود تحریر فرمائیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صورتحال حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی جس پر آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ساتھ یہ طے کیا کہ کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوں گے اور وہ پیدل چلے گا اور کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور وہ پیدل چلیں گے۔ چنانچہ اس طرح قریہ بہ قریہ سفر کرتا ہوا یہ قافلہ بیت المقدس پہنچ گیا۔ جس وقت یہ دونوں حضرات بیت المقدس میں داخل ہوئے تو اس وقت اونٹ پر غلام سوار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ عیسائیوں نے سمجھا کہ شاید اونٹ سوار ہی

Marfat.com

امیر المومنین ہیں اس لئے انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی اور شاندار استقبال کیا۔

اس دوران حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت خالد بن ولید اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم آ گئے اور انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے لباس پر بے شمار پیوند لگے ہوئے تھے جبکہ ان حضرات نے قیمتی لباس پہن رکھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی غضبناک انداز میں ان سے فرمایا کہ تم لوگوں نے اتنی جلدی عجمیوں کی سی صورت بنالی۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین! ہمارے ان لباسوں کے نیچے ہتھیار ہیں اور ہم اب بھی عربی اخلاق پر قائم ہیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوئی۔

جس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روساء بیت المقدس سے ملنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کو قیمتی لباس پہننے کے لئے دیا گیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عزت اسلام سے ہے نہ کہ لباس سے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اور روساء بیت المقدس کے درمیان امن معاہدہ طے پایا گیا جس پر دونوں جانب سے اکابرین نے دستخط کئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شام کی مہم میں شامل تھے ان کو اذان دینے کی درخواست کی۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر اذان دی جس سے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی اور روتے روتے اہل اسلام کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

O......O......O

Marfat.com

قصه نمبر ۵۱

ہرمزان کا قبولِ اسلام

عراق کی فتح کے بعد یزدگرد جو کہ بھاگ کر "رے" چلا گیا تھا وہ وہاں سے اصفہان اور کرمان سے ہوتا ہوا خراسان چلا گیا اور مرو میں قیام پذیر ہو گیا۔ ۱۷ھ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گورنر کے منصب پر بیٹھے تو اہواز نے جزیہ دینا بند کر دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اہواز پر فوج کشی کی اور اس کو فتح کر لیا۔

اہواز کی فتح کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے "مناذر" پر فوج کشی کی اور اسے فتح کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ خوزستان میں ہرمزان لشکر اسلام سے مقابلے کے لئے فوج تیار کر رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس اطلاع کے ملنے کے بعد خوزستان روانہ ہو گئے۔ کچھ دنوں کے مقابلے کے ہرمزان نے شکست تسلیم کر لی اور اس شرط پر گرفتاری دی کہ اس کا فیصلہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کریں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کی شرط منظور کر لی اور اسے مدینہ منورہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ ہرمزان کی بدعہدی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر قلم کرنے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے کہا کہ پہلے مجھے پانی پلا دو۔ جب اس کے لئے پانی لایا گیا تو اس نے پانی پینے سے انکار کر دیا اور کہا

Marfat.com

کہ میں پانی نہیں پیوں گا کیونکہ تم مجھے پانی پیتے ہوئے قتل کر دو گے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس سے یہ عہد کیا کہ اسے پانی پیتے ہوئے قتل نہیں کیا جائے گا تو اس نے پانی کا پیالہ زمین پر گرا دیا اور کہا اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ پانی ہی نہ رہا جس کے پینے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل کراتے۔ اس کے بعد ہرمزان نے کلمہ پڑھ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں پہلے ہی ایمان لا چکا تھا لیکن اس وجہ سے اقرار نہیں کیا کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھیں کہ میں جان بچانے کی غرض سے ایمان لایا ہوں۔

ہرمزان نے اسلام قبول کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایران کی مہمات کے بارے میں اسی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۲

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تو کچھ عرصہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ذرائع سے بے شمار دولت اکٹھی کر لی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی فرمائی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ

"امیر المومنین! جس مال کا آپ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے تو وہ میرے پاس اس لئے جمع ہو گیا ہے کہ ہم ایسی سرزمین میں موجود ہیں جہاں چیزیں بہت ارزاں ہیں اور دشمنوں سے لڑائیاں بھی کثرت سے ہوتی ہیں جس کی وجہ سے میرے پاس مال و دولت کی کثرت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خیانت کرنا حلال بھی ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے ذمہ امانت لگائی ہے اور میرا نسب بھی ایسا ہے کہ میں خیانت کا سوچ بھی نہیں سکتا اگر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا

Marfat.com

شخص ہے جو مجھ سے بہتر مصر کا گورنر ثابت ہو سکتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو تعینات کر سکتے ہیں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ

''اے عمرو (رضی اللہ عنہ)! میں نے تم سے جو پوچھ کی ہے اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے میں تمہارے پاس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیج رہا ہوں تم اپنا آدھا مال اس کے حوالے کر دو۔''

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۲

بیت المال کا قیام

بیت المال کا قیام حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں معرضِ وجود میں آیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آٹھ لاکھ درہم لے کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتنی کثیر رقم چونکہ فوری طور پر خرچ نہیں کی جا سکتی تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس رات آپ رضی اللہ عنہ رات بھر سو نہ سکے اور یہی سوچتے رہے کہ اتنی بڑی رقم کو کیسے خرچ کیا جائے۔ فجر کی نماز کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے رات بھر نہ سونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس لوگوں کی امانت موجود تھی اور اتنا مال دین اسلام کے بعد کبھی بھی ہمارے پاس نہیں آیا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں میں مر جاؤں اور یہ مال میرے پاس رہ جائے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے صبح تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ان سے رائے طلب فرمائی کہ انہیں اس رقم کا کیا کرنا چاہئے؟ کیا میں لوگوں کو ناپ تول کر ساری رقم تقسیم کر دوں۔

اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک زبان ہو کر کہا ایسے مت کیجئے لوگ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور مال کثیر ہوتا رہے گا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لکھ کر دے دیجئے پس جب کبھی لوگ زیادہ ہوں اور مال زیادہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ اسی تحریر کے مطابق ان کو

Marfat.com

دیتے رہے گا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں اس کی تقسیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے شروع کروں گا اور اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان اور پھر ترتیب سے چنانچہ رجسٹر تیار کیا گیا جس میں بنی ہاشم پہلے، بنی مطلب دوسرے، بنی عبد شمس تیسرے، بنی نوفل چوتھے، بنی عبد مناف پانچویں، بنی عبد شمس چھٹے اور اسی طرح باقی ترتیب بنائی گئی۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ٥٤

بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جانا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے جس کے ذریعے وہ اپنے اہل وعیال کے گزر بسر کا انتظام کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر خلافت کا بوجھ آیا تو تجارت کو مزید جاری رکھنا ممکن نہ رہا چنانچہ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح بیت المال سے وظیفہ لینے کی تجویز پیش کی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے وہی وظیفہ مقرر کیا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر تھا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ وظیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے ناگزیر ہوگیا اور گزر بسر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کی درخواست دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کی جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر آپ رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کی منظوری دے دی۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۵

انصاف کا تقاضہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تنازع پیدا ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنے اور میرے درمیان فیصلے کے لئے کوئی منصف مقرر کر لو چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے قاضی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فیصلے کے لئے مقرر کیا۔ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی اور ان سے بیٹھنے کی درخواست کی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں یہاں اس وقت اپنے اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے فیصلے کے لئے آیا ہوں اس لئے اس جگہ نہیں بیٹھ سکتا چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں حضرات کے مابین فیصلہ فرمایا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵٦

فیصلہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہے

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا ارادہ کیا تو مسجد نبوی ﷺ کے گرد مکانات خرید کر انہیں مسجد نبوی ﷺ میں شامل کرنے کا ارادہ کیا۔

مسجد نبوی ﷺ سے ملحقہ مکانوں میں ایک مکان حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو بیچنے سے انکار کر دیا چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے چلے گئے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں کرتے ہوئے کہا کہ کسی حاکم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی رعایا کی ملکیت کو زبردستی خرید فرمائے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کا یہ فیصلہ قرآن کی روشنی میں ہے یا سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرا فیصلہ سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کے بعد اپنا مکان فی سبیل اللہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیا تا کہ وہ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع فرما سکیں۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۷

بیٹے پر شرعی حد خود نافذ فرمائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اور ان کے ساتھ ابوسروعہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی اور بدمست ہوگئے۔ اس وقت یہ دونوں مصر میں تھے۔ میرے والد محترم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو کہ مصر کے گورنر تھے ان کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو بلایا اور ان کے سر منڈوا دیئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہلوا بھیجا کہ عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کو اونٹ کے کجاوے پر بٹھا کر میرے پاس بھیجو چنانچہ جس وقت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی کوڑے لگائے۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) وصال فرما گئے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۸

انصاف کو ملحوظ رکھتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایامِ حج کے دوران حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ امیر المومنین! مجھے پناہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی تو اس نے عرض کیا کہ میرا مقابلہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عمرو سے دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ میں اس سے دوڑ جیت گیا تو اس نے مجھے کوڑے مارنا شروع کر دیئے اور کہتا گیا کہ میں بڑے آدمی کا بیٹا ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور پھر اس مصری کو کوڑا دیتے ہوئے حکم دیا کہ وہ ان کو مارنا شروع کر دے۔ اس مصری نے کوڑے مارنا شروع کیے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے۔

''مار ملامت کیے گئے ہوئے کے بیٹے کو۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۹

حق بات کا فیصلہ

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے جھگڑے کے فیصلے کے لئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں طرف کا موقف سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

یہودی نے جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے حق بات کا فیصلہ کیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے سے ٹوکتے ہوئے فرمایا تجھے کیسے پتہ کہ میں نے حق فیصلہ کیا ہے؟ یہودی نے کہا میں نے توریت میں لکھا دیکھا ہے کہ جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں اور بائیں جانب دو دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کو راہِ راست پر قائم رہنے کی توفیق دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٠

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک جاریہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرے آقا نے مجھ پر الزام لگایا اور مجھے آگ پر بٹھایا یہاں تک کہ میری پیشاب گاہ جل گئی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تیرے آقا نے وہ عیب خود دیکھا جس کا اس نے الزام لگایا۔ اس جاریہ نے کہا نہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو طلب کیا اور اس شخص سے دریافت کیا کیا تو نے اس عورت میں وہ عیب دیکھا جس کا تو نے اس پر الزام لگایا؟ اس شخص نے کہا نہیں! میں نے اس میں عیب نہیں دیکھا بس مجھے اس کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ غلام اپنے آقا سے اور بچہ اپنے والد سے قصاص نہ لے اور اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا تو

میں تجھ سے اس کا بدلہ ضرور لیتا۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سو کوڑے لگائے اور اس عورت کو آزاد کر دیا اور فرمایا کہ

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کی صورت بگاڑی گئی یا جو آگ میں جلایا گیا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے۔"

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦١

جواہرات بیت المال میں جمع کروا دیئے

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ روم کا ایلچی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کسی سے ایک دینار ادھار لے کر اس سے عطر خریدا اور اس کو شیشے کے برتنوں میں بند کر کے اس ایلچی کے ہاتھ روم کی ملکہ کو بھیج دیا۔ جب قاصد واپس پہنچا تو اس نے ملکہ روم کو وہ تحفہ پیش کیا۔ ملکہ روم نے ان برتنوں کو خالی کروانے کے بعد ان برتنوں کو جواہرات سے بھر کر اس ایلچی کو دیئے کہ وہ اسے آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے پاس لے جائے۔

جب اس ایلچی نے وہ جواہرات سے بھرے برتن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ کو دیئے تو انہوں نے وہ برتن بستر پر الٹ دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی سے ان جواہرات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جواہرات فروخت کر دیئے اور ایک دینار اپنی بیوی کو دیا اور باقی مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۶۲

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تنبیہ فرمانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں لے گیا۔ جب وہ اونٹ موٹا ہو گیا تو میں اسے بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔

اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار میں تشریف لے آئے۔ انہوں نے جب موٹا تازہ اونٹ دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ اونٹ آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرا نام سن کر فرمایا۔

"واہ واہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے کیا کہنے وہ تو امیر المومنین کا بیٹا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دوران میں بھاگتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں چھوڑ دیا جب وہ صحت مند ہو گیا تو میں اسے فروخت کرنے کے لئے بازار میں لے آیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"تم نے اونٹ کو چراگاہ میں چھوڑ دیا اور لوگوں نے اس ڈر سے

Marfat.com

اس کا خیال رکھا کہ یہ امیر المومنین کے بیٹے کا اونٹ ہے اس کا خیال رکھو۔ اب تم اس اونٹ کو فروخت کرنے کے بعد اپنی اصل رقم خود رکھو اور باقی رقم بیت المال میں جمع کرواؤ۔‘‘

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٣

معاملۂ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو کچھ ضرورت نہ ہوتی تو چلے جاتے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں لیکن نماز کے بعد نہ بیٹھے۔ میں نے حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کچھ معاملہ ہے؟ اس دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور ہم سب مل کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مالِ کثیر سامنے رکھا اور حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مال تم لے لو کیونکہ تم دونوں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالِ کثیر رکھتے ہو تم دونوں یہ مال آپس میں تقسیم کرلو اور جو بچ جائے وہ مجھے لوٹا دو۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ مال اس وقت اللہ کے پاس نہیں تھا جب حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ کھال بھون کر کھاتے تھے۔ میں نے عرض کیا بے شک یہ مال تب بھی اللہ کے پاس تھا جب حضور نبی کریم ﷺ حیات

تھے اور یہ مال اگر حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح کے بعد حاصل ہوتا تو حضور نبی کریم ﷺ یہ نہ کرتے جو تم کر رہے ہو۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر حضور نبی کریم ﷺ کیا کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ اس مال کو کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ اس درد کے ساتھ روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا مجھے پسند ہے کہ میں معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں اور نہ مجھے کچھ نفع ہو نہ خسارہ۔

O---O---O

Marfat.com

قصه نمبر ٦٤

لباس میں جابجا پیوند ہوتے تھے

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں ایک محفل میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے زہد کا تذکرہ کر رہے تھے اور وہ ان چیزوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا اور ان دونوں حضرات کی حسن سیرت کا بیان کر رہے تھے چنانچہ میں ان لوگوں کی محفل میں بیٹھ گیا۔ اس محفل میں حضرت احنف رضی اللہ عنہ بن قیس تمیمی بھی تھے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت احنف رضی اللہ عنہ بن قیس نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک معرکہ کے لئے عراق کی جانب روانہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں عراق اور فارس کے متعدد شہر فتح کروائے۔ ہم نے وہاں سے چاندی پائی اور اس سے اپنے لباس بنوائے۔ جب ہم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں دیکھ کر اپنے منہ پھیر لیا۔ ہمیں یہ بات گراں گزری تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس ناراضگی کا سبب دریافت کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایسا لباس استعمال کرتے دیکھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہ نہ استعمال کرتے ہوں چنانچہ ہم گھر واپس گئے اور وہ لباس تبدیل کر کے آئے اور جس لباس میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھا کرتے تھے اسی لباس میں ہم ان کے پاس گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور ہم میں سے ہر ایک سے سلام کیا۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے مالِ غنیمت پیش کیا جو آپ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ اس دوران مالِ غنیمت میں سے چھوہارے اور گھی کا حلوہ بھی نکلا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خوشبو سونگھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی قسم! اے مہاجرین اور انصار کی جماعت! تم میں سے بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے اس کھانے پر لڑے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو ان لوگوں کی اولادوں کے پاس پہنچا دیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں شہید ہو چکے تھے۔

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس ہو لئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ان کے جانے کے بعد فرمایا کہ اس شخص کے زہد کو اور اس کے حلیہ کو دیکھو اس شخص نے ہمارے نفوس کو بھی حقیر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے شہر فتح کروائے، مشرق و مغرب میں اپنے دین کی سربلندی کے لئے ہمیں چنا اور جب ہم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے لباس پر جا بجا پیوند ہوتے ہیں۔

O___O___O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٥

عجز و انکساری

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو میں تم سے اچھا کھانا کھاؤں اور تم سے نرم کپڑے پہنوں لیکن میں اپنے طیبات کو باقی رکھنا چاہتا ہوں اور آخرت میں طیبات کا خواہاں ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسا کھانا پیش کیا گیا جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ میرے لئے ہے اور جو فقراء و مساکین وصال پا چکے ہیں انہوں نے کبھی جو کی روٹی سے بھی اپنا پیٹ نہ بھرا، ان کے لئے جنت ہے۔

راوی کہتے ہیں یہ فرما کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور فرمانے لگے۔

"اگر ہمارا حصہ اس متاع دنیا سے ہے اور وہ لوگ جنت میں ہیں تو ان کے اور ہمارے درمیان فاصلہ زیادہ ہو گیا ہے۔"

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٦

مال کے خرچ کا خوف

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور جب میں آپ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اندر سے آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی۔ میں پریشان ہو گیا کہ شاید کچھ سانحہ پیش آ گیا ہے۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر ایک کوٹھڑی میں داخل ہو گئے جس کے اندر بڑے بڑے بورے رکھے ہوئے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج آلِ خطاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو گئی، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ مال مجھ سے پہلے دونوں حضرات (حضرت محمد ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو عطا کرتا تاکہ وہ میرے لئے اس کے خرچ کا کوئی طریقہ مقرر کرتے۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔

"آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھیں ہم سوچتے ہیں۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہم لوگوں نے باہم مشورہ

سے طے کیا کہ امہات المومنین کے لئے چار چار ہزار درہم، مہاجرین کے لئے بھی چار ہزار درہم، انصار کے لئے تین تین ہزار درہم اور باقی سب کے لئے دو دو ہزار درہم تجویز کئے گئے۔اس طرح ہم نے وہ سارا مال تقسیم کر دیا۔

O.......O.......O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٧

دو چیزیں کھانے میں جمع کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں والد بزرگوار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور میں اس وقت دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھی اور لقمہ اٹھایا۔ پھر مجھے فرمایا مجھے چکنائی والے کھانے کا مزہ محسوس ہوتا ہے لیکن وہ چکنائی گوشت کی نہیں۔ میں نے عرض کیا میں بازار موٹے گوشت کی تلاش میں گیا تھا تاکہ خرید لاؤں۔ میں نے موٹا گوشت گراں دیکھا تو ایک درہم کا بودا گوشت خرید لیا اور ایک درہم کا گھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب دو چیزیں جمع ہو جاتیں تو وہ ایک کو کھایا کرتے اور دوسری کو صدقہ کر دیتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ آج کھا لیجئے آئندہ میں کبھی دو چیزیں جمع نہیں کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کھا سکتا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۶۸

غذا انتہائی سادہ تھی

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حلوے کے کئی ٹوکرے لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ کھانا ہے جو میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے لایا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ صبح ہوتے ہی لوگوں کے کاموں میں لگ جاتے ہیں' میں نے بہتر جانا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے فارغ ہوں تو اس میں سے تھوڑا سا کھالیا کریں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کو تقویت پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہ کی صحت برقرار رہے۔

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری بات سن کر فرمایا۔

''اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے ہر مسلمان کو ایسا ٹوکرا دیا ہے۔''

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المومنین! اگر میں قیس کے تمام مال کو بھی خرچ کر دوں تو تب بھی مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں تمام مسلمانوں کو ایسا ٹوکرا بھجوا سکوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے بھی اس کی کوئی حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ ثرید منگوایا جس میں موٹی روٹیاں اور

Marfat.com

سخت گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی۔ میں سفید بوٹی کی طرف مائل ہوا اور گمان کیا کہ یہ چربی ہوگی۔ پس وہ پٹھا تھا اور بوٹیوں کا یہ حال تھا کہ میں انہیں چباتا مگر نگل نہ سکتا تھا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ سے چوکتی تو میں اس بوٹی کو پیالہ کے بیچ میں سرکا دیتا۔ کھانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے نبیذ کا پیالہ منگوایا جو سرکہ ہوتے ہوئے بچ گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پی لو۔ میں نے اس پیالے کو منہ سے لگایا مگر پی نہ سکا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پیالے کو پی گئے اور پھر مجھ سے فرمایا۔

"اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! سنو میں روزانہ ایک اونٹ ذبح کرتا ہوں لیکن اس کی چربی اور پٹھے کا گوشت ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو اطراف سے مسلمان آتے ہیں اور اس کی گردن کا گوشت عمر (رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ عمر (رضی اللہ عنہ) خود یہ موٹا گوشت کھاتا ہے اور یہ سخت نبیذ پیتا ہے جو کہ ہمارے پیٹوں میں پہنچ کر مضر رساں ہوتا ہے۔"

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۶۹

لباس کی سادگی

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں اون کا جبہ پہنتے تھے اور اس جبہ پر جابجا چمڑے کے پیوند ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں بازاروں میں بھی گھومتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر درہ ہوتا جس سے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ادب دیتے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایلہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف کو اپنا کرتہ دیا جس میں جابجا کھدر کے پیوند لگے ہوئے تھے اور جو پیچھے سے اس وجہ سے پھٹ چکا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری پر ایک لمبے سفر میں بیٹھے رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف سے فرمایا کہ اس میں پیوند لگا دو۔ اسقف نے آپ رضی اللہ عنہ کا کرتہ لیا اور اس جیسا ایک کرتہ سی کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اسقف نے کہا یہ آپ رضی اللہ عنہ کا کرتہ ہے جس میں نے پیوند لگا دیا اور یہ کرتہ میرے پاس سے آپ رضی اللہ عنہ کے پہننے کے لئے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کرتوں کو دیکھا اور پھر اپنے ہی کرتے کو دوبارہ پہنتے ہوئے فرمایا کہ اس کا کپڑا پسینہ جذب کرنے کے لئے اچھا ہے۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۰

دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز نہیں ہوتے تھے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی کہ میرے ہاتھ میں ایک درہم کا گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گھر والوں کی فرمائش پر ایک درہم کا گوشت خریدا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تم میں سے کوئی ایک اس بات کا ارادہ کیوں نہیں کرتا کہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی اور اپنے چچیرے بھائیوں کے لئے بھوکا رکھے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تم اپنی لذت کی چیزیں دنیوی زندگی میں حاصل کر چکو ہو اور ان کو خوب برت چکے ہو۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش یہ ایک درہم مجھ سے گر گیا ہوتا یا پھر میری ملاقات حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نہ ہوئی ہوتی۔

قصہ نمبر ۷۱

پاک دامن عورت کی مانند اس کا نکاح کرو

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ

''میری ایک بیٹی تھی جسے میں نے زمانہ جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا تھا مگر مرنے سے پہلے اسے قبر سے نکال لایا اور اس نے ہمارے ساتھ زمانہ اسلامی پا لیا اور اب اسلام لے آئی۔ جب وہ اسلام لے آئی تو اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس سے اس پر حدود اللہ عائد ہوتی تھی۔ اس لڑکی نے چھری اٹھائی تاکہ اپنے آپ کو ذبح کر دے۔''

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے کہا کہ

''ہم نے اس کو پکڑ لیا اور وہ اپنی گردن کی بعض رگیں تراش بھی چکی تھی، ہم لوگوں نے اس کا علاج کیا یہاں تک کہ وہ اچھی ہو گئی اس کے بعد پھر وہ توبہ کی طرف متوجہ ہوئی اور بڑی بڑھیا توبہ کی۔ جب قوم میں سے اس کا رشتہ آیا تو میں نے ان کو اس کی وہ حالت جس پر وہ (پہلے) تھی بتا دی۔''

یہ سن کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی ہو تو اس کے ظاہر کرنے کا قصد کرتا ہے؟ خدا کی قسم! اگر تو نے کسی شخص سے بھی اس حالت کا اظہار کیا تو میں تجھے وہ سزا دوں گا جو تمام شہر والوں کے لئے باعث عبرت ہو جائے۔ جاؤ اس کا نکاح کر جس طرح کہ ایک پاک دامن مسلمان عورت کا نکاح کیا جاتا ہے۔"

قصہ نمبر ۷۲

جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرے اسے ظاہر نہ کرو

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین! میں نے ایک بچہ پایا اس پر ایک مصری سفید کپڑا تھا جس میں سو دینار تھے۔ میں نے اس بچہ کو لیا اور اس کے لئے ایک دودھ پلانے والی اجرت پر لی۔ اب چار عورتیں میرے پاس آئی ہیں اور اس کو پیار کرتی ہیں کہ یہ ان کا بچہ ہے۔ میں یہ نہیں جان پا رہی کہ اس بچے کی ماں کون ہے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا کہ جب وہ آئیں تو تم مجھے بلا لینا چنانچہ اس عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں میں سے ایک عورت سے پوچھا کہ تم میں سے اس بچے کی ماں کون ہے؟

اس عورت نے کہا۔

"اللہ کی قسم! اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم نے کوئی بہتر کام نہیں کیا جس عورت کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کا پردہ ظاہر کر رہے ہیں۔"

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت جس کے پاس بچہ تھا اس سے

فرمایا۔

”جب یہ عورتیں تیرے پاس آیا کریں تو تم ان سے پوچھ گچھ نہ کیا کرو بلکہ ان کو بچے کے ساتھ احسان کرنے دو یہاں تک کہ یہ واپس چلی جائیں۔“

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۳

مہمان کی عزت افزائی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس وقت تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا تکیہ ان کے آگے کر دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل دیکھ کر فرمایا۔

"بے شک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تکیہ میرے آگے رکھ دیا اور مجھ سے فرمایا۔

"اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی ہے اور اس کی عزت افزائی کرے یہاں تک اس کے لئے تکیہ ڈالے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے۔"

Marfat.com

قصه نمبر ۷۴

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا احترام

حضرت ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس عورت سے ملے جس کا نام خولہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔ یہ لوگوں کے ساتھ چلی جا رہی تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے قافلے کو ٹھہرایا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سنی اور ان کی جو حاجت تھی اسے پورا کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قافلے میں سے ایک شخص نے کہا امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھی عورت کے روکنے پر رک گئے؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تجھ پر افسوس ہے، کیا تو جانتا ہے کہ یہ عورت کون تھی؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"یہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا تھیں، اللہ نے ان کی شکایت ساتویں آسمان سے بھی اوپر سنی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ میرے پاس تمام رات بھی کھڑی رہتیں میں ان کی بات سنتا۔"

○.....○.....○

قصہ نمبر ۷۵

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمانا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر چلے گئے اور اس شخص سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ روضہ کس کا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یہ روضہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو تو جس شخص کے بارے میں برا بھلا کہتا ہے وہ ان کے خاندان کا فرد ہے، ان کا چچازاد بھائی ہے اور ان کا داماد ہے، اگر تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں نہیں کرتا تو تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ ان کو بھی تکلیف پہنچاتا ہے۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۶

قافلے کی حفاظت فرمانا

ایک مرتبہ ایک قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈالا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو رات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ اس قافلے کی حفاظت کے لئے چلے گئے تاکہ ان کا کوئی سامان چوری نہ ہو جائے۔ راستے میں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اتنی رات گئے آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ فلاں قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈالا ہے میں اس کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہو لئے۔ پھر دونوں حضرات رات بھر قافلے کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قافلے والوں کو پکارا کہ اٹھو! نمازِ فجر کا وقت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۷

منافق کا سر قلم کر دیا

ایک مرتبہ ایک منافق حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کسی فیصلے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فیصلہ اس کے خلاف سنا دیا۔ وہ منافق حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرنے کو کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلے کے لئے نہیں گیا۔ اس نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فیصلہ میرے خلاف سنایا ہے اس لئے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس منافق کی یہ بات سنی تو تلوار نکال کر اس کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ تو نے حضور نبی کریم ﷺ کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تیرا فیصلہ میری تلوار نے کر دیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۸

عوام کا خادم

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمول کے مطابق مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ دورانِ گشت شہر سے باہر نکل گئے۔ شہر سے باہر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک خیمہ لگا دیکھا جس کے دروازے پر ایک اجنبی شخص نہایت پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے پاس جا کر اس شخص کی پریشانی دریافت کی تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے بے رخی برتتے ہوئے کہا کہ میاں! جاؤ تم اپنا کام کرو تم کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھنے والے؟

اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی عورت کے کراہنے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تم مجھے بتاؤ تو سہی کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میری بیوی حاملہ ہے اور اس وقت اس کے پاس کوئی عورت موجود نہیں اور نہ ہی میرے پاس کچھ سامان موجود ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی بات سن کر گھر تشریف لے گئے اور اپنی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیا اور ساتھ ہی کھانے پینے کا سامان اور دوسرا کچھ سامان لیا اور اس شخص کے پاس پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ خیمے کے اندر چلی گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ باہر اس شخص کے پاس موجود رہے۔ جب بچے کی ولادت ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم پریشان مت ہونا

Marfat.com

صبح میرے پاس آنا میں تمہاری مالی مدد بھی کروں گا اور تمہارے بچے کا وظیفہ بھی مقرر کروں گا۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عوام کا خادم عمر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ اس شخص نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ تو امیر المومنین ہیں وہ پریشان ہوا اور معذرت کرنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں عوام کا خادم ہوں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۹

یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دورانِ گشت ایک بوڑھی اور نادار عورت سے ملاقات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خیریت دریافت کی تو اس نے امیر المومنین کو کوسنا شروع کر دیا۔ وہ بوڑھی عورت یہ نہ جانتی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی امیر المومنین ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے امیر المومنین کو کوسنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ جب سے وہ امیر المومنین بنے ہیں انہوں نے میری کوئی مدد نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے معذرت کی اور اس کی بھرپور مالی امداد کی۔

جب اس بوڑھی عورت کو پتہ چلا کہ وہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بات کر رہی ہے تو وہ اپنے رویہ پر نادم ہوئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے فرمایا کہ

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں، غلطی میری تھی جو میں نے تم پر توجہ نہ کی۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے ایک تحریر لکھوائی کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میرے حقوق کی ادائیگی میں

Marfat.com

جو کوتاہی کی تھی میں نے اس پر انہیں معاف کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر اپنے بیٹے کو دی اور اس سے فرمایا کہ

"جب میں وصال پا جاؤں تو یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا۔"

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۰

قحط سالی میں لوگوں کی مالی واخلاقی معاونت فرمانا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رِماط کے سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو مقرر کیا جوان کی نگہداشت کریں اور ان پر کھانا اور ترکاری تقسیم کریں چنانچہ اس کام کے لئے یزید بن اخت النمر، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہم مقرر کئے گئے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شام ہوتی تو یہ لوگ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو ہر چیز کی اطلاع دیتے جس چیز کی ضرورت ہوتی۔ ان حضرات میں سے ہر ایک مدینہ منورہ کی ہر سمت میں مقرر تھا اور آنے والے اعراب ثنیہ کے سرے سے رائج تک، بنی حارثہ تک اور بنی عبد الاشہل تک اور بقیع تک اور بنی قریظہ تک پڑے ہوئے تھے اور ان کی بعض جماعتیں بنی سلمہ کے اطراف تک تھیں اور یہ لوگ چاروں طرف مدینہ کے پڑے رہتے تھے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ لوگ ان کے پاس عشاء کا کھانا کھا رہے تھے کہ

جن لوگوں نے ہمارے پاس کھانا کھایا ان کا شمار کرو۔ چنانچہ اگلی رات ان کا شمار کیا گیا تو یہ سات ہزار نفر تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''وہ خاندان والے لوگ جو ہمارے پاس نہیں آئے اور مریض اور بچے ان کو بھی شمار کرو۔''

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا شمار کیا گیا تو ان کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ پھر کچھ دنوں تک لوگوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کے لئے حکم دیا کہ ان کی دیکھ بھال بھی اسی طریقے سے کی جائے جس طرح پہلے والوں کی ہو رہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارش ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واپس جانے کا حکم دیا اور وہ لوگ اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو واپسی کے لئے زادِ راہ اور دیگر سامان دیا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو خدمت کے لئے مقرر کیا تھا وہ لوگ صبح فجر کے بعد ہانڈیاں چڑھا دیتے جس میں دلیہ پکتا جو مریضوں کو کھلایا جاتا اور حریرہ پکایا جاتا اور آپ رضی اللہ عنہ روغن زیتون کے متعلق حکم دیتے جو بڑی ہانڈیوں میں آگ پر رکھ کر جوش دیتے اور جب اس کی گرمی اور حرارت ختم ہو جاتی تو پھر روٹی چوری جاتی پھر اس تیل سے اس میں سالن ملایا جاتا، اس تیل سے عرب گرمائی حاصل کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس تمام عرصہ میں اپنے گھر والوں اور خود کے لئے ایک لقمہ بھی نہ چکھا اور بس اسی پر اکتفا کیا جو لوگوں کے ساتھ کھا لیتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نئی زندگی دی۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹی

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بچی کو دیکھا جو بہت ہی نازک تھی اور نہایت دبلی پتلی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ بچی کس کی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی ہی بیٹی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ میری کون سی بیٹی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یہ میری بیٹی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس کی یہ حالت کیسی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے عامل اس پر خرچ نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ہاں! خدا کی قسم یہی بات ہے تجھے تیرا بچہ کس قدر پیارا ہے تو اپنی اولاد پر خود وسعت کر۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۲

خوفِ خداوندی

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بحرین سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عنبر اور مشک آیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں کوئی ایسی عورت پاتا جو اچھا تولتی اور میرے لئے اس خوشبو کو تولتی یہاں تک کہ میں اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اچھا تولتی ہوں آپ رضی اللہ عنہ مجھے دیجئے میں اسے تول دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! مجھے ڈر ہے کہ تو اسے لے اور اس طرح کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں اپنی کانوں کے بالوں کے پاس لگائیں اور اس کے ذریعہ اپنی گردن پر ہاتھ پھیرے پس تجھے مسلمانوں سے کچھ زیادہ مل جائے۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۳

لوگوں کے مابین عداوت کے خوف سے آنسو بہانا

حضرت ابوسنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیج کر ایک سفط طلب کیا جو کہ ایک برتن تھا اور عراقی قلعہ سے لایا گیا تھا، اس میں ایک انگوٹھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک بچے نے اس انگوٹھی کو منہ میں ڈال لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کے منہ سے وہ انگوٹھی نکالی اور اس کے بعد رونا شروع کر دیا۔ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس رونے کی وجہ دریافت کی اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دشمنوں پر غالب کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

> ”میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کسی قوم پر دنیا فتح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک ان میں عداوت اور بغض ڈال دیتا ہے اور میں اسی ڈر سے روتا ہوں۔“

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۴

کاش میں ایک تنکا ہوتا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب میں خوفِ خداوندی اس قدر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر ندا آئے کہ ایک شخص کے سوا تمام لوگ جنت میں جائیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ بدقسمت شخص میں ہی نہ ہوں۔ ایک مرتبہ راستہ میں سے تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ کاش میں بھی ایک تنکا ہوتا اور مجھے میری ماں نے پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۵

جوانی سے نفع اٹھائیں اور بڑھاپے کا خیال نہ رکھیں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ضعیف شخص کے پاس سے ہوا جو بھیک مانگ رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھیک مانگنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ مجھ پر جزیہ لگایا گیا حالانکہ میں مفلس ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ اسے اپنے گھر لے گئے اور کچھ نقدی عطا کی اور بیت المال کے نگران کو ایک رقعہ لکھا کہ اس ذمی کے لئے بھی کچھ وظیفہ مقرر کیا جائے یہ انصاف نہیں ہے کہ ہم جوانی سے نفع اٹھائیں اور بڑھاپے میں ان کا خیال نہ رکھیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۸۶

آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے لئے روانہ ہوئے تو پہلے شخص حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ملے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابوالفضل (رضی اللہ عنہ)! اپنی زکوٰۃ لائیے۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میرا اور تمہارا معاملہ ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک آپ (رضی اللہ عنہ) کا مرتبہ بلند نہ ہوتا تو میں اس پر عمل کرتا جس کا حکم مجھے دیا گیا ہے۔

پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا ماجرا انہیں بیان کیا۔

Marfat.com

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا پس مجھے پہلے شخص جو ملے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے مجھ سے ایسی بات کہی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم جانتے نہیں کہ آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں اب تم ان سے کچھ نہ کہنا انہوں نے اپنی دو سال کی زکوٰۃ جمع کروا رکھی ہے۔"

O---O---O

قصہ نمبر ۸۷

ایک نوجوان کی گریہ وزاری نے جگر جلا دیا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔

''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! کیوں روتے ہو؟''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دروازے پر کھڑے ہوئے نوجوان کی گریہ وزاری نے میرا جگر جلا دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے اندر لاؤ۔ جب جوان حاضر خدمت ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے جوان! تم کس لئے رو رہے ہو؟ اس جوان نے عرض کیا میں اپنے گناہوں کی کثرت اور رب ذوالجلال کی ناراضگی کے خوف سے رو رہا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے؟ اس نوجوان نے کہا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے؟ اس نوجوان نے عرض کیا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تیرے گناہ ساتوں آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں کے برابر ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تجھے بخش دے گا۔ وہ نوجوان بولا یا رسول اللہ ﷺ! میرا گناہ ان سے بھی بڑا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے کرسی؟ اس

Marfat.com

نوجوان نے عرض کی میرا گناہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرشِ الٰہی؟ اس نوجوان نے عرض کیا میرا گناہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا یا رب ذوالجلال؟ اس نوجوان نے عرض کیا رب ذوالجلال بہت عظیم ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ جرم عظیم کو رب عظیم ہی معاف فرماتا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنا گناہ بتاؤ۔ اس نوجوان نے عرض کیا مجھے آپ ﷺ کے سامنے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم بتاؤ۔ اس نوجوان نے عرض کیا میں سات سال سے کفن چوری کر رہا ہوں، انصار کی ایک لڑکی فوت ہوگئی تو میں اس کا کفن چرانے جا پہنچا، میں نے قبر کھود کر کفن لے لیا اور چل پڑا کچھ ہی دور گیا تھا مجھ پر شیطان غالب آگیا اور میں الٹے قدم واپس پہنچا اور لڑکی سے بدکاری کی۔ میں گناہ کر کے ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ لڑکی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی اے جوان! خدا تجھے غارت کرے تجھے اس نگہبان کا خوف نہیں آیا جو ہر مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاتا ہے تو نے مجھے مردوں کی جماعت سے برہنہ کر دیا اور دربارِ خداوندی میں ناپاک کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا دور ہو جا اے بدبخت! تو نارِ جہنم کا مستحق ہے۔ وہ نوجوان وہاں سے روتا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوا نکل گیا۔ جب اسے اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا اے محمد و آدم و ابراہیم علیہم السلام کے رب! اگر تو نے میرے گناہ کو بخش دیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مطلع فرما دے ورنہ آسمان سے آگ بھیج کر مجھے جلا دے اور جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور کہا آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ مخلوق کو تم نے پیدا کیا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''نہیں بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اسی نے رزق دیا ہے؟''

تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس نوجوان کی توبہ قبول کر لی ہے پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس جوان کو بلا کر اسے توبہ کی قبولیت کی خوشخبری سنائی۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۸

کمبل کا لباس پہنا دیا

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ باریک لباس استعمال کرتے ہیں حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ کوئی شخص باریک لباس استعمال نہ کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو تحقیقات کے لئے مصر بھیجا اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ باریک لباس استعمال کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں کمبل کا لباس پہنا دیا۔

O__O__O

قصہ نمبر ۸۹

اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! تم مجھے یوں ملامت نہ کرو

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک صبح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک اونٹ پر سوار چلے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا۔

''امیر المومنین! کہاں جا رہے ہیں؟''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کر رہا ہوں۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا۔

''آپ رضی اللہ عنہ نے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا۔

''اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! مجھے ملامت نہ کرو رب ذوالجلال کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا اگر دریائے فرات کے

Marfat.com

کنارے ایک سالہ بھیڑ کا بچہ بھی مر جائے تو قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ ہوگا کیونکہ اس امیر کی کوئی عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا اور نہ ہی اس بدبخت کا کوئی مقام ہے جس نے مسلمانوں کو خوفزدہ کیا۔''

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۰

اللہ اس وقت تک ذلیل نہیں کرتا جب تک برائی حد سے نہ گزرے

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جو چور تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تحقیقات کے بعد اس شخص کے ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کر دیا۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے پہلی مرتبہ چوری کی ہے آپ رضی اللہ عنہ مجھے معاف کر دیں آئندہ میں چوری نہیں کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو تم نے اس سے پہلے بھی کئی بار چوری کی ہے۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو اس شخص نے اقرار کر لیا کہ وہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ چوری کر چکا ہے۔ پھر اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میرے سوا ان چوریوں کو کوئی نہیں جانتا آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم کیسے ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی شخص کو ذلیل نہیں کرتا جب تک اس کی برائی حد سے نہ گزر جائے۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۱

قرض کی ادائیگی کی فکر

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دیکھو میرے اوپر بیت المال کا کتنا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چھیاسی ہزار۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میرا تمام مال فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کرا دینا اور اگر یہ رقم ناکافی ہو تو پھر اپنے مال سے اس کو ادا کرنا اور اگر پھر بھی ناکافی ہو تو بنی عدی بن کعب سے لے لینا اور اگر پھر بھی قرضہ پورا نہ ہو تو قریش سے قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور ان کے علاوہ کسی سے نہ کہنا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۲

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو مقدم رکھنا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ سواری اور مال برداری کے اونٹوں میں ایک اندھی اونٹنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اونٹنی کسی کو دے دو، وہ اس سے نفع اٹھائے۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ اونٹنی اندھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اسے اونٹوں کی قطار میں باندھ لیں گے وہ ان کے ساتھ پھرتی رہے گی میں نے کہا وہ زمین سے گھاس وغیرہ کیسے کھائے گی؟ آپ نے فرمایا وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ کے؟ یہ اس وجہ سے پوچھا کہ جزیہ کا جانور مالدار اور فقیر دونوں کھا سکتے ہیں اور صدقہ کا جانور صرف فقیر ہی کھا سکتا ہے میں نے کہا نہیں وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم لوگوں نے تو اسے کھانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ میں نے کہا میں ویسے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس پر جزیہ کے جانوروں کی نشانی لگی ہوئی ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا چنانچہ اسے ذبح کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نو چوڑے پیالے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی نو تھیں اس وجہ سے ان کی تعداد کے مطابق پیالے آپ رضی اللہ عنہ نے بنا رکھے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اونٹنی کا گوشت ان پیالوں میں ڈالا اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیج دیا اور جو گوشت بچ گیا اسے پکانے کا حکم دیا۔ جب وہ پک گیا تو مہاجرین وانصار کو بلا کر انہیں کھلایا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۳

میزبانی کا حق

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے نواح میں واقع ایک گاؤں میں پہنچے اور اس گاؤں میں یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں کسی مسلمان کا بھی گھر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک بدو مسلمان رہتا ہے جو بہت غریب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس بدو کے پاس گئے اور اس بدو نے اپنی بیوی سے کہا کہ ایک مہمان آیا ہے اس کے کھانے کا انتظام کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں تھوڑے سے جو کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ بدو بولا کہ تم گندم کا آٹا کسی سے ادھار لے آؤ۔ بدو کی بیوی نے ہمسایوں سے پتہ کیا مگر کہیں سے گندم کا آٹا نہ ملا۔ اس نے مجبوراً جو کی روٹیاں بنائیں اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ یہ بدو اور اس کی بیوی کے علاوہ ان کے تین بچے بھی ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے روٹیوں کا چھٹا حصہ یعنی آدھی روٹی کھائی اور باقی بدو اور اس کے گھر والوں کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے رخصت ہوئے تو اس بدو سے فرمایا کہ تم جب بھی مدینہ منورہ آؤ تم عمر (رضی اللہ عنہ) کے متعلق پوچھ لینا۔

کچھ عرصہ بعد وہ بدو اور اس کی بیوی مدینہ منورہ آئے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان دنوں آپ رضی اللہ عنہ کا تجارتی مال مدینہ منورہ پہنچا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تمام مال اس بدو کو عطا کر

Marfat.com

دیا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام واقعہ سنایا اور دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے ان کی میزبانی کا حق ادا کر دیا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کی میزبانی کا حق ادا نہیں کیا اور وہ غریب تھے مگر پھر بھی انہوں نے تمہاری مہمان نوازی کی اور ادھار لینے سے بھی دریغ نہ کیا اور اپنی قوت سے بڑھ کر تمہاری خدمت کی جبکہ تمہارے پاس مال موجود تھا چنانچہ تمہارا مال انہیں عطا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۴

غرور کا علاج

حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادے بالوں میں کنگھا کیے اور عمدہ لباس پہنے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں درے مارے جس پر وہ رونے لگے۔ اس پر ام المومنین حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھائی کا قصور دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے مغرور دیکھا چنانچہ اس کے غرور کا یہی علاج تھا کہ میں اسے یوں درے مارتا۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۵

تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی

حضرت مالک الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مجھ پر غصہ آ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مارنے کے لئے کوڑا اٹھایا۔ میں نے فوراً کہا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً کوڑا پھینک دیا اور مجھ سے کہنے لگے کہ

''تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۶

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی بہت آرزو تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے لئے اکثر و بیشتر دعا بھی کیا کرتے تھے اور اپنی اس خواہش کا اظہار حضور نبی کریم ﷺ سے بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ احد پہاڑ نے کانپنا شروع کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

"اے احد پہاڑ! ٹھہر جا! اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔"

○.....○.....○

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۷

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب فیروز ابولولو نے والد بزرگوار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر خنجر سے وار کیے اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو گمان گزرا کہ شاید میرا قتل کسی مسلمان نے کیا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان کو اپنے قریب بٹھانے کے بعد ان سے پوچھا کہ میری خواہش ہے کہ میں جان لوں کہ کیا مجھے قتل کرنے والا مسلمان ہے؟ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو باہر نکلے تاکہ جان سکیں کہ کیا اس قاتل کا تعلق مسلمانوں کی جماعت سے ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر دیکھا تو سب رو رہے تھے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واپس آ کر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام فیروز ابولولو ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بات سنی تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ان کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میں نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ تم اپنے پاس عجمی کافر غلاموں کو نہ لاؤ لیکن تم لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا۔"

Marfat.com

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون سے بھائی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کو بلانے چلے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے۔ جب تمام حضرات اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ چھ حضرات کو لوگوں کا سردار اور ان کی قیادت کرنے والا پاتا ہوں اور یہ خلافت تم حضرات میں چھوڑتا ہوں اور جب تک تم میں استقامت رہے گی لوگوں کو بھی خلافت پر استقامت حاصل رہے گی اور جب تم میں اختلاف ہو گا تو پھر لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے مشورہ کرنا اور خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ چن لینا۔ اس دوران حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر طبیب کو بلایا گیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ پینے کے لئے دیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس وقت میرے لئے ساری دنیا ہوتی تو آئندہ آنے والی وحشتوں سے بچنے کے لئے میں اسے صدقہ کر دیتا اور ایسا کہاں؟ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مضبوط فرمائے

Marfat.com

اور جب مسلمان مکہ میں خوف میں مبتلا تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اور آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرت ہم مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ آپ رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں شامل رہے اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے دین کا پرچم عرب سے نکال کر عجم میں بھی بلند کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے اپنے دین کو وسعت عطا فرمائی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو مرتبہ شہادت پر فائز کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام سنا تو فرمایا اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم روزِ حشر میرے لئے گواہی دو گے؟ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بلاشبہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا میرا رخسار زمین سے ملا دو اور پھر اپنا رخسار اور داڑھی زمین پر ٹیک دی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ وصال پا گئے۔

O---O---O

قصہ نمبر ۹۸

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی خواہش

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے والد بزرگوار کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن میں عمر رضی اللہ عنہ کی ذات کو خود پر ترجیح دیتی ہوں اور یہ جگہ ان کو عطا کرتی ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بتایا گیا کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جگہ مرحمت فرما دی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ میرے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا دو تا کہ میں اپنا سر زمین سے لگا سکوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔

O...O...O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا اور اسراف نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا تو مجھے دنیا سے بہتر کفن مل جائے گا اور اگر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہ ہوا تو یہ کفن بھی میرے پاس نہیں رہے گا اور مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ میری قبر کو زیادہ لمبی اور چوڑی نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر ہوا تو وہ میری قبر کو حد نگاہ وسیع کر دے گا ورنہ میری قبر جتنی مرضی چوڑی ہو وہ اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ میری پسلیاں ٹوٹ جائیں۔

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۰۰

امر خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلیفہ کی نامزدگی کا مطالبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جا کر حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب یہ حضرات خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا امر تمہارے سپرد کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال کے وقت تم سب سے راضی تھے اس لئے میں یہ امر تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کرلو۔

O...O...O

کتابیات

۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابوالفد اعماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ مشکوٰۃ شریف

۵۔ ترمذی شریف

۶۔ تفسیر روح المعانی

۷۔ مسند امام احمد

۸۔ تاریخ طبری

۹۔ فتوحات مصر و فارس

۱۰۔ شاہکار عدالت

۱۱۔ کنز العمال

۱۲۔ شعب الایمان

۱۳۔ تفسیر کبیر

۱۴۔ تفسیر خازن

۱۵۔ کراماتِ صحابہ

۱۸۔ سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ....از............ حسیب القادری

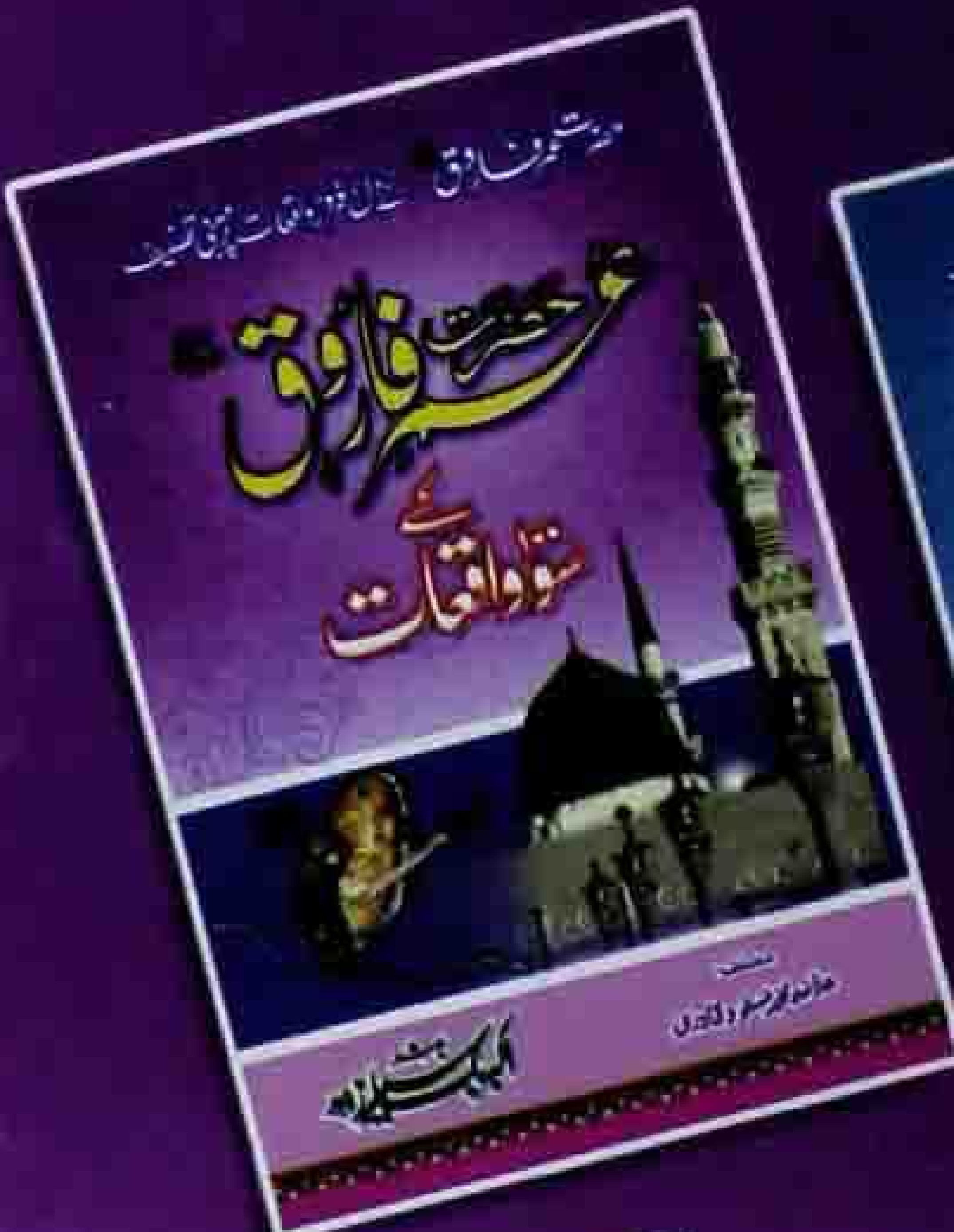

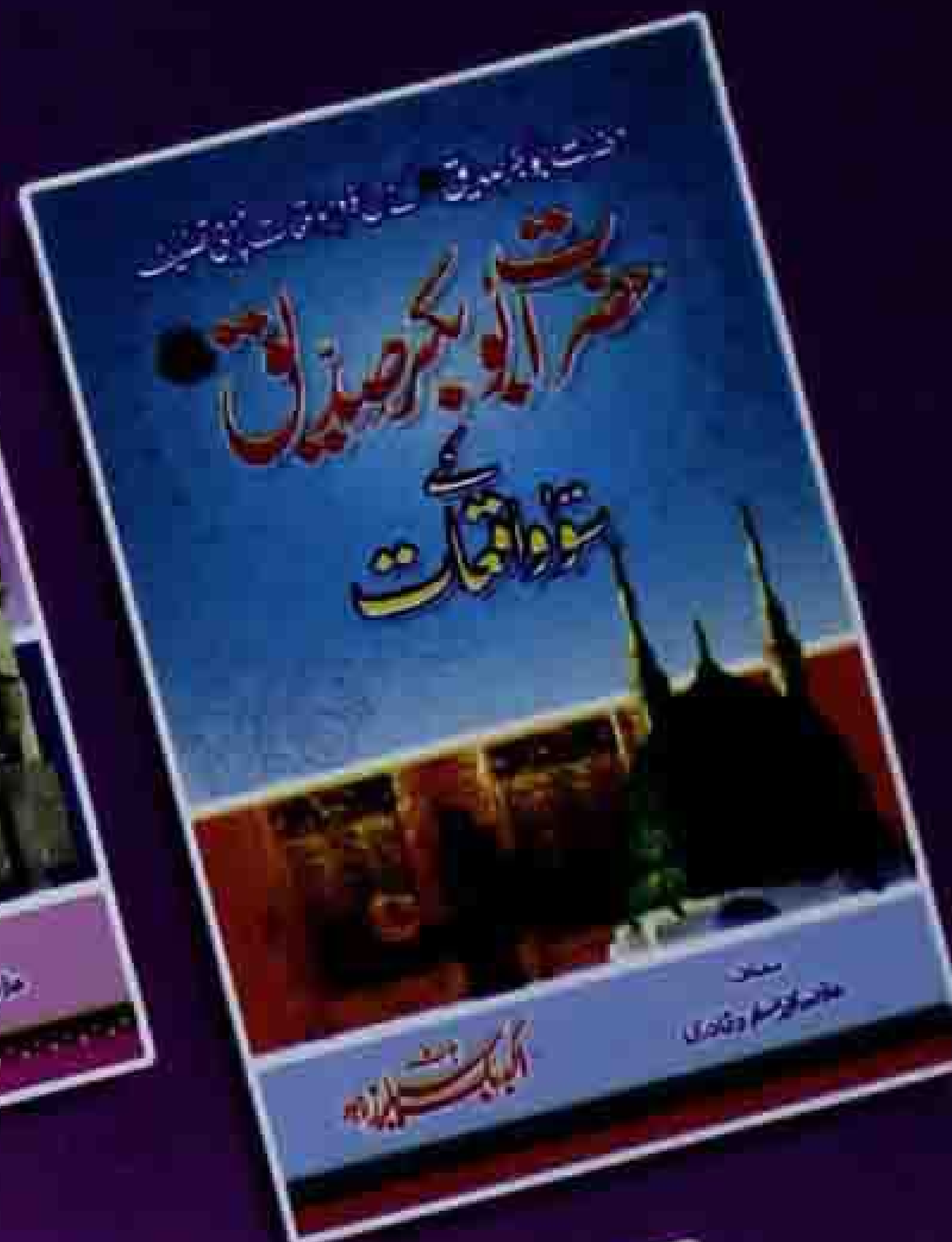

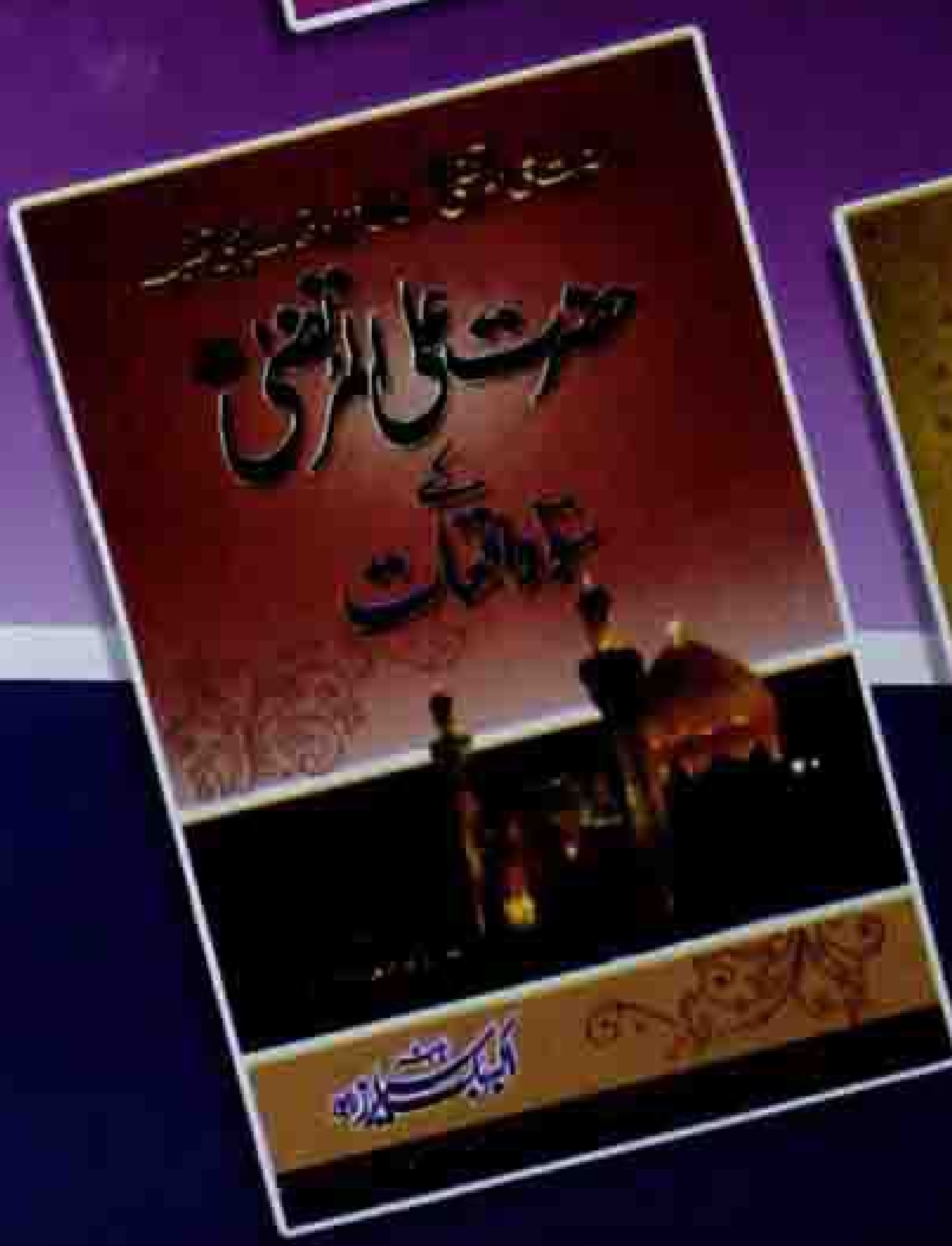

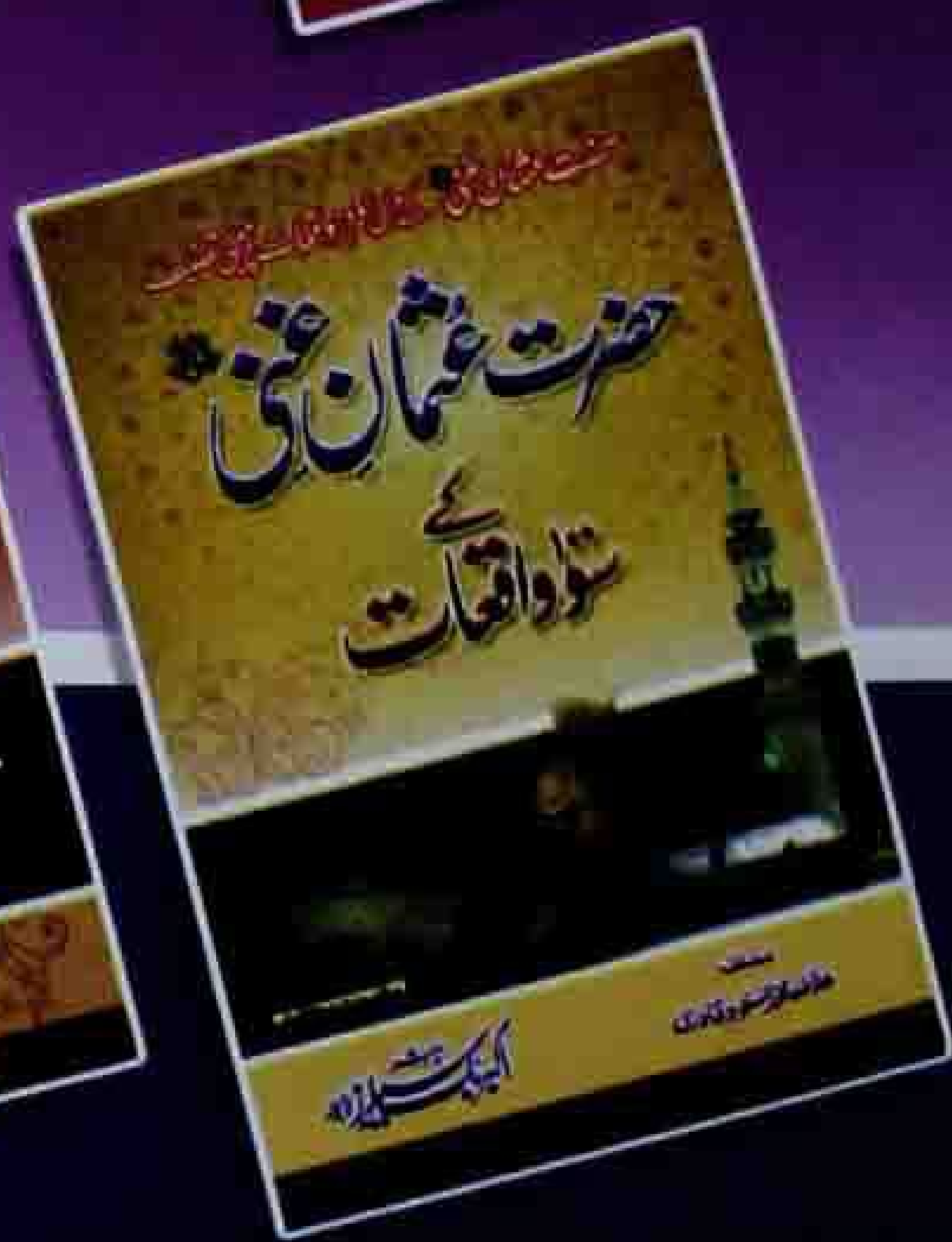

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

Marfat.com